# ماہنامہ افکارِ قاسمی رمضان نمبر

شمارہ نمبر 8 جولائی 2013



زیر نگرانی

الغزالی آرگنائزیشن

نوٹ: اس رسالے میں تلاش کی سہولت موجود ہے۔

| | |
|---|---|
| نگران: | مولانا احمد قاسمی صاحب |
| مدیر التحریر: | مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب |
| مدیر: | محمد داود الرحمن علی صاحب |
| سرورق: | محمد ذیشان نصر |
| پیشکش: | محمد عامر، پیامر |
| زیر سرپرستی: | حضرت مولانا مبارک علی صاحب |
| | حضرت مولانا محمد عارف حلیمی صاحب |
| ویب سائٹ: | www.algazali.org |
| رابطہ: | qasmimag@gmail.com |

# اہم اعلان

افکار قاسمی کے تمام قارئین کی خدمت میں یہ پر مسرت اعلان ہے کہ ان شاء اللہ افکار قاسمی کا اگلا شمارہ:

## مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا

## شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ نمبر

ہو گا، جس میں حضرت والا رحمہ اللہ کے حالات زندگی، مواعظ، ملفوظات، اسفار، تصوف، سلوک، دینی خدمات، اور حضرت کے اخلاص اور درد دل کے بارے میں مضامین شائع کیے جائیں.

.تمام حضرات سے التماس ہے کہ اس سلسلے میں کوئی بھی مضمون تحریر کرکے اس نمبر کی زینت بناسکتے ہیں۔

نوٹ: یہ خصوصی نمبر عید کے بعد ہو گا اور اگست میں شائع ہو گا۔


بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرس مضامین

اداریہ

# روحانی بارش کاموسم پھر آگیا

احمد قاسمی

چاند اپنے سفر کی گیارہ منزلیں طے کرکے پھر وہیں آگیا جہاں آج سے ایک سال قبل تھا، روحانی بارش کا موسم پھر آگیا، دلوں کی کھیتی پھر ہری ہونے لگی، رحمتوں کی گھٹائیں پھر جھم جھم برسنے لگیں، برکتوں کے کنول پھر کھلنے لگے، عفو و مغفرت کے خزانے ایک بار پھر وقف عام ہو گئے، جنت کا ٹکٹ پھر ارزاں ہو گیا، آپ مسلمان ہیں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے مسلمان کا نام اور وضع رکھتے ہیں۔ اپنے رب غفور کی بخششوں سے کیا خدانخواستہ آپ فائدہ نہ اٹھائیں گے۔ پروردگار رحیم کریم کی ان فیاضیوں کو کیا۔ خدانخواستہ آپ اپنے حق میں بیکار رکھنے لگے؟

موسم گل شباب پر ہے آپ وسط چمن میں ٹہل رہے ہیں آپ خوشبو کو روکنے کیلئے اپنی ناک پر مضبوط غلاف چڑھائے ہوئے ہیں، اشرفیاں لٹ رہی ہیں اور آپ کی گود میں آآکر گر رہی ہیں پھر آپ انہیں ہاتھ سے جھٹک کر اپنی کوڑیوں سے کھیلنے میں لگے ہیں۔ پختہ ہموار سڑک روشنی سے جگمگا رہی ہے پر آپ تنگ و تاریک ناہموار پُر خار پگڈنڈیوں پر چل کر اپنے پیروں کو ہلکان کر رہے ہیں۔ رمضان کا ماہ مبارک اپنی تمام لذوں اور راحتوں، مسرتوں اور فرحتوں کی دعوت آپ کو دے رہا ہے، جنت کی نعمتیں اپنے کو آپ پر پیش کر رہی ہیں، لطافتیں اور بارشیں خود آپ سے ہم آغوش ہونے کو بڑھ رہی ہیں۔

پھر آپ ہیں جو اپنی تجارت اپنی دکان داری اور اپنی ٹھیکیداری اپنی وکالت اپنی طبابت اپنی شاعری اپنی ماسٹری اپنی انسپکٹری اپنی منیجری اپنی تحصیلداری اپنی ڈپٹی کلکٹری کی دھن میں ایسے مست ہو رہے ہیں کہ

ناک رکھتے ہیں مگر خوشبو کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے آنکھ رکھتے ہیں مگر روشنی سے محرومی اختیار کرلی ہے بیمار ہیں مگر روزآنہ دوانہ کھانے کی قسم کھالی ہے نادانی بے عقلی ناعاقبت اندیشی بد قسمتی حرمان نصیبی کی اس سے بڑھ کر کیا اور کیا مثال ہوسکتی ہے؟۔(مولانا عبد الماجد دریا آبادی)

## آؤشیفتگان سنت محمد یہ کہ ماہ مقدس آیا!

کیا عجیب وہ جوش و محویت ہے جب مسلمان دن بھر کی بھوک وپیاس کے بعد رات کو خدا کی یاد کیلئے کھڑا ہوجاتا ہے۔ اللہ اللہ وہ تکلیف جو راحت قلبی کا باعث ہو معتکف حرا بھی اسی طرح خدا کی یاد کیلئے کھڑا رہا ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں میں ورم آجاتا کہ خدا کی ہدایت کا شکریہ بجالائیں۔ پیش شب کو جب عالم سنسان ہے اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب ہے آؤشیفتگان راہ سنت محمد یہ ہم اپنے بستروں کو خالی کریں خدا کی تقدیس میں مشغول ہوں اور اس کی حمد وثنا کریں جس نے ظلمت کدہ عالم میں صرف ہم کو ایک ایسا چراغ دیا جس سے ہمارے قلوب منور ہوگئے۔(مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

# رمضان قدم بہ قدم، احتیاط اور عمل

مولوی مجیب الرحمن منصور

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی

## رمضان نام کی وجہ تسمیہ

رمضان کریم اللہ رب العزت کی طرف سے مومنین کے لیے ایک انمول اور انوکھا تحفہ ہے، یہ قمری مہینوں سے نواں مہینہ ہے۔اس کی وجہ تسمیہ حدیث میں یہ آئی ہے فانھاترمض الذنوب یہ رمض سے مشتق ہے اور رمض کے معنی لغت عربیہ میں جلادینے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے میں یہ خصوصیت ہے کہ مسلمانوں کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتاہے، مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس کا پورا احترام اور اس کے اعمال کا اہتمام کیاجائے اس لیے اس کانام رمضان ہوا۔



## روزے داروں کی ایک بہترین فضیلت

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولاناشاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے بہشتی زیور حصہ نمبر تین میں حدیث نقل فرمائی جس میں روزہ داروں کی ایسی فضیلت ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا تو روزہ داروں کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں دستر خوان بچھوائیں گے اور روزہ دار لوگ میدانِ محشر کی گرمی اور حساب کی پریشانی سے محفوظ عرش کے سائے میں پلائو بریانی کھارہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی شاندار مہمانی ہو گی اور قیامت کے دن جس کو عرش کا سایہ مل جائے گا اُس کا

حساب نہیں ہو گا کیونکہ جہاں حساب ہو گا وہاں سایہ نہ ہو گا اور جہاں سایہ ہو گا وہاں حساب نہ ہو گا کیونکہ سایۂ رحمت میں بلانا اور ضیافت کرنا یہ مہمان کا اعزاز ہے اور دنیا میں بھی کوئی میزبان اپنے معزز مہمان سے یہ سلوک نہیں کرتا کہ دعوت کے بعد اُس سے حساب کتاب لے یا اُس کو تکلیف دے تو اللہ پاک تو ارحم الراحمین ہیں، اُن کی رحمت سے بعید ہے کہ عرش کا سایہ دے کر پھر حساب کتاب کی پریشانی اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں۔ اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی اور سایۂ عرش پانے والوں کی جنت پکی ہے۔



## فدیہ کا مسئلہ

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بہت کمزور ہوتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں، پھر اگر دیندار ڈاکٹر نے کہہ دیا ہو کہ آپ کے لیے روزہ مضر ہے تو وہ مضان گذر جانے کے بعد دو سیر گندم کی قیمت روزانہ اکٹھی دے دیں لیکن پیشگی دینے سے روزہ کا فدیہ ادا نہیں ہو گا۔

## کفارہ قسم کا مسئلہ

ایسے ہی قسم کا کفارہ ہے۔ کسی نے قسم توڑ دی تو دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو دو سیر گندم فی کس قیمت ادا کرے۔ مگر دس مسکین کو الگ الگ دے۔ اگر ایک مسکین کو دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہو گا۔ اگر مسئلہ نہیں جانتا اور ایک مسکین کو بلایا اور کہا کہ بھئی! میں نے قسم توڑ دی ہے، تم یہ دو سیر گندم کے حساب سے دس دن کی قیمت مثلاً ڈھائی سو روپے لے لو تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوا۔ اس لیے چاہے اُسی مسکین کو دو مگر دس دن تک دو سیر گندم کی قیمت یومیہ دیتے رہو اور اگر آپ کو جلدی ہے، ایک ہی دن میں کفارہ دینے کا شوق ہے تو دس مسکین کو تلاش کر لو اور اگر مسکین نہ ملتے ہوں تو کسی متقی عالم کے

مدرسہ میں دوجو شریعت کے مطابق کفارہ ادا کرے گا۔ ورنہ اگر جوش میں نادانی سے ایک ہی مسکین کو دے دیا تو ایک دن کا ادا ہو گا اور قیامت کے دن نو دن کا مواخذہ ہو گا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا۔ وہاں یہ سوال ہو گا کہ مسئلہ پوچھا کیوں نہیں؟ کوئی روڈ پر موٹر نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کر دے اور یہ کہے کہ صاحب! مجھے اس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موٹر نکالا، پہلے قانون سیکھو، تب روڈ پر آئو۔ اب رُوٹ پر آ گئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو۔

## پیشہ ور بھکاریوں کو کفارہ، فدیہ وغیرہ دینا جائز نہیں

چوراہوں پر جو مسکین نظر آتے ہیں یہ مسکین نہیں، ان کے بینک اکائونٹ ہوتے ہیں، یہ باقاعدہ گروپ ہوتا ہے، ان کا باقاعدہ ٹھیکہ ہوتا ہے، اس لیے اپنے صدقات، خیرات مدارس میں دیجئے۔ آپ کو ڈبل ثواب ملے گا۔ آپ کا واجب بھی ادا ہو جائے گا اور صدقہ جاریہ بھی ہو گا۔

## ایک اچھی فضیلت، عرش کا سایہ

رمضان شریف کی یہ ایک ہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ میاں کی طرف سے دعوت ہو گی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھائو جبکہ سب گرمی سے پسینہ میں شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدانِ محشر کی گرمی سے نکال کر سایۂ عرش میں بریانی کھلا رہے ہیں۔ تمہاری دعوت ہو رہی ہے۔ کتنی مبارک ہمت تھی جس سے تم نے دنیا میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

## روزہ داروں کے لیے دو خوشیاں

حدیث پاک میں ہے کہ روزہ داروں کو دو خوشیاں ہیں، ایک دنیا میں افطار کے وقت اور دوسری قیامت کے دن جب وہ اپنے رب سے ملاقات کریں گے۔ افطار میں روزہ دار کو اتنا مزہ آتا ہے کہ روزہ خور اس سے محروم ہوتا ہے۔ افطاری کے وقت روزہ دار اور غیر روزہ دار کے چہرے سے پہچان لوگے۔ اگر کسی نے روزہ نہیں رکھا لیکن پھر بھی ٹھونس رہا ہے کہ یار دہی بڑا کون چھوڑے تو اُس کا چہرہ بتادے گا کہ اس ظالم نے روزہ نہیں رکھا۔ روزہ دار کے چہرہ پر ایک نور ہوتا ہے، ایک چمک ہوتی ہے لیکن افطاری کی دعوتوں کی وجہ سے جماعت کی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ کہیں افطار کی دعوت ہو جس کا نام افطار پارٹی ہے وہاں سموسہ، دہی بڑا وغیرہ کی ڈش اور فش ہوتی ہے لہٰذا کبھی بھی افطاری کے لیے جماعت کی نماز مت چھوڑو۔ تھوڑی سی کھجور وغیرہ سے افطاری کرکے پانی پی لو۔ مسجد میں جماع سے نماز پڑھ کے آئو اور اطمینان سے کھائو۔ جلدی جلدی کھانے میں مزہ بھی نہیں اور دعوت والے سے پہلے ہی طے کرلو کہ بھئی! ہم جماعت سے نماز پڑھیں گے، پھر آپ کے افطار کا جتنا بھی سامان ہوا ہم سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے تاکہ میزبان بھی خوش ہو جائے ورنہ بے چارہ درے گا کہ اتنی محنت سے پکوایا اور یہ سب جارہے ہیں، جماعت سے نماز پڑھنے۔

اس لیے اُس سے پہلے ہی وعدہ کرلو کہ ابھی جماعت پڑھ کر آتے ہیں، پھر آکے خوب کھائو، چاہے عشائیہ نہ کھائو، افطاریہ ہی کھالو لیکن افطاری میں اتنا ہوس سے اور ہبک کے کھانا کہ جس سے سجدے میں حلق سے دہی بڑا نکلنے لگے جائز نہیں۔ کود تو سجدہ میں جاتے ہوئے کہہ رہے ہیں اللہ اکبر اللہ بڑا ہے، اُدھر دہی بڑا کہہ رہا ہے کہ میرا نام دہی بڑا ہے، پہلے میں نکلوں گا۔ اتنا کھانے کی ضرورت کیا ہے۔ اتنا کھائو کہ تراویح پڑھ سکو یہ نہیں کہ کھاکے نیند آگئی اور عشاء اور تراویح غائب یا کھٹی ڈکار آرہی ہے، چورن کھارہے ہیں اور سیون اَپ پی رہے ہیں۔ اتنا کھائو جتنی بھوک ہے جو ہضم کرلو۔ معدے کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔

## رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی دو بیماریاں و گناہ

میرے مرشد، مجدد زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ رمضان کی اگر برکت حاصل کرنی ہے تو دو تباہ کن گناہوں اور بیماریوں سے بچنا ہو گا۔

### (۱) بدنظری

لٰہذا رمضان میں خصوصاً بدنگاہی سے بچو۔ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہی بدنظری ہے جس کی میں تفسیر پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بدنظری کو مردوں کے لیے بھی حرام فرمایا ہے اور خواتین کے لیے بھی حرام فرمایا ہے یعنی جہاں یَغُضُّوا ہے کہ مردوں کو چاہیے کہ نظر بچائیں وہیں یَغْضُضْنَ بھی ہے کہ خواتین پر بھی فرض ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

تفسیر وَ اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ

لیکن وَ اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ فرمایا اور یَصْنَعُوْنَ صنعت سے ہے اور صنعت کہتے ہیں مصنوع کو جیسے طرح طرح کی مصنوعات۔ جدہ میں یہ اشکال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یَصْنَعُوْنَ کیوں نازل فرمایا۔ نظر بازی بھی تو فعل ہے، عمل ہے پھر یَفْعَلُوْنَ اور یَعْمَلُوْنَ اللہ تعالیٰ نے کیوں نازل نہیں فرمایا، یَصْنَعُوْنَ نازل فرمایا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! یہاں کوئی کتاب نہیں ہے مگر اے کتاب کے نازل کرے والے! آپ یہاں بھی ہیں لٰہذا اس کا جو مفہوم آپ کے نزدیک ہو میرے دل میں عطا فرمائیے۔ فوراً دل میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ پھر یہاں کراچی آکر تفسیر روح المعانی دیکھی تو جدہ میں جو مضمون دل میں عطا ہوا تھا وہی تفسیر روح المعانی میں ملا کہ نظر باز کے چہرے کے مختلف ڈیزائن بنتے ہیں۔ کبھی اوپر دیکھتا ہے، کبھی نیچے دیکھتا ہے، کبھی داہنے دیکھتا ہے، کبھی بائیں کبھی آگے کبھی پیچھے اور اس طرح اُس کے چہرہ کی مختلف ڈیزائن اور صنعتیں بنتی رہتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ اللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ کہ ہم تمہاری مختلف قسم کی

صنعتوں کو اور چہرے کی مصنوعات اور بناوٹوں کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ تمہاری آنکھیں کبھی نیم باز ہوتی ہے، آدھی کھلی اور آدھی بند مارے شرم کے اور کبھی بہت زیادہ کھلی ہوں گی، کبھی گوشہ سے داہنی طرف دیکھے گا، کبھی بائیں طرف، کبھی کالا چشمہ لگا کر دیکھے گا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ بڑے میاں کدھر دیکھ رہے ہیں۔

## برکاتِ رمضان سے محروم کرنے والی دوسری بیماری

## (۲) غیبت

اب دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر مثلاً کراچی سے کلکتہ بھیج رہا ہے، ڈھاکہ بھیج رہا ہے، دبئ بھیج رہا ہے۔ جس کی غیبت کر رہا ہے وہ چاہے دبئ کا ہو، ڈھاکہ کا ہو، کلکتہ کا ہو، مدارس کا ہو، بمبئ کا ہو، غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس کے اعمالنامہ میں جارہی ہیں جس کی غیبت کر رہا ہے، اس لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتائو! مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم مفلس اُس کو سمجھتے ہیں جو غریب مسکین ہو۔ فرمایا نہیں۔ مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نیکیاں روزہ، نماز، تلاوت، حج، عمرہ وغیرہ لے کر آئے لیکن غیبت سے نہیں بچا جس کی وجہ سے اُس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کی اُس نے غیبت کی ہے اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو جس کی غیبت کی ہے اُس ک گناہ اُس کے سر پر لاد دیئے جائیں گے جس کے نتیجہ میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

## غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ اور معافی کی اچھی تدبیر

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کا گناہ زنا سے اشد ہے۔

{اِلغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا الخ}

(مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

صحابہ نے پوچھا زنا سے کیوں اشد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زناکار اپنے زنا سے اگر معافی مانگ لے تو معافی ہو جائے گی۔ جس کے ساتھ زنا کیا ہے، اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں ہے۔ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے۔ یہ حق العباد نہیں ہے لیکن غیبت حق العباد ہے۔ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس سے معافی نہیں مانگے گا، یہ گناہ معاف نہیں ہو گا بشرطیکہ جس کی غیبت کی ہے، اُس کو اطلاع ہو جائے۔ جب تک اُس کو اطلاع نہیں ہوئی، اُس وقت تک اُس سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے یہاں بیٹھ کر لاہور والے کی غیبت کی اور اُس کو خبر نہیں ہے۔ پھر اُس کو خط لکھنا یا لاہور جا کر معافی مانگنا یہ بالکل عبث ہے، بے کار ہے بلکہ ناجائز ہے کیونکہ خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار والی بات ہے۔ وہ سوچے گا کہ یار تم کیسے آدمی ہو کہ غیبت کرتے ہو! دیکھنے میں ایسے پیارے دوست بنے ہوئے ہو، لہٰذا جس کو اطلاع نہ ہوئی ہو، اُس معافی مت مانگو نہ خط نہ وہاں جا کر۔

بس جس مجلس میں غیبت کی ہو وہاں کہہ دو کہ مجھ سے نالائقی ہو گئی، وہ مجھ سے بہتر ہیں، اُن کی خوبیوں پر افسوس میری نظر نہیں گئی۔ جیسے مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے، سارا جسم اچھا ہے، اُس کو نظر انداز کرتی ہے اور صرف گندی جگہ پر بیٹھتی ہے۔ اسی طرح ہزاروں خوبیوں کو نظر انداز کر کے میں نے اُن کے ایک عیب کو دیکھا اور کیا معلوم انہوں نے اُس سے بھی توبہ کر لی ہو اور اللہ کا پیار حاصل کر لیا ہو اور تین دفعہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر بخش دو بلکہ صبح و شام کے جو معمولات میں نے بتائے ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو، ستایا ہو یا مارا ہو، ان سب کا ثواب اے اللہ! اُن کو دے دے اور اُن کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ ماں باپ کو بھی اس میں شامل کر لو۔ بزرگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ثواب تقسیم ہو کر ملے گا یا ہر ایک کو پورا ملے گا۔ مثلاً تین دفعہ قل ھو اللہ کا ثواب اگر سو آدمیوں کو بخشا کیا سو حصہ لگے گا، بانٹا جائے گا، تقسیم ہو گا؟ مگر حاجی صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کی تحقیق یہی ہے جس کو حکیم الامت نے نقل کیا ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہو گا، سب کو برابر ملے گا۔ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر بخشو تو ایک قرآن پاک کا ثواب ہر ایک کو پورا پورا ملے گا چاہے بے شمار آدمیوں کا بخشو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے یہ قریب ہے۔

## کفارہ غیبت کی دلیلِ منصوص

تو غیبت کے متعلق بہت بڑے بڑے علماء بھی اس مسئلہ سے واقف نہیں ہیں۔ وہ یہی کہیں گے معافی مانگنا پڑے گی کہ یہ حق العباد ہے، بندوں کا حق ہے لیکن حکیم الامت کا یہ مضمون **الطـرائف و الظـرائف** میں، میں نے خود پڑھا ہے کہ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس کو اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض وجہ سے جائز بھی نہیں ہے کیوں کہ اس سے اُس کا دل بُرا ہو گا کہ یار! تم اچھے خاصے دوست بن کر میری غیبت کر رہے تھے تو یہ اذیت پہنچانا ہو گا کیونکہ اُس کو تو معلوم ہی نہیں تھا کہ میری غیبت کی گئی ہے لہٰذا جب تک اطلاع نہ ہو اُس سے معافی مانگنا واجب نہیں بلکہ مندرجہ بالا طریقہ سے اس کی تلافی کرنا کافی ہے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

**{اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ}**

**(مشکوۃ باب حفظ اللسان و الغیبۃ و الشتم)**

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اُس کے لیے استغفار کرے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب اُس کو اطلاع نہ ہوئی ہو یا اُس کا انتقال ہو گیا ہو۔ ہاں! اگر اطلاع ہو گئی تو اب اُس سے معافی مانگنا واجب ہے۔ جب تک معافی نہیں مانگو گے یہ گناہ معاف نہیں ہو گا۔ میرے مرشد حضرت

والا رحمت اللہ علیہ جب یہ راز بیان فرماتے تھے تو بڑے بڑے علماء حضرت والا قدس سرہ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔

اللہ تعالی ہمیں کا حقہ رمضان کریم کا احترام نصیب فرمائے اور اس میں احتیاطی تدابیر یعنی گناہوں سے جان لڑا کر بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

# روزے قدیم مذاہب میں

احمد قاسمی

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے ہیں عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ(سورہ بقرہ)

روزہ اہم ترین ترین عبادت ہے اللہ سبحانہ تعالی کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ۔ روزہ صرف ظاہری بھوک وپیاس کا نام نہیں ہے بلکہ یہ در حقیقت دل اور روح کی بھوک اور پیاس کا نام ہے اسلام میں روزے کی فرضیت ہجری دو میں ہوئی ہے جبکہ روزے کا تصور ہندو مذہب، یہودیت اور عیسائیت میں پہلے سے ہے مولانا عبد الماجد دریا آبادی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں" :روزہ کسی نہ کسی صورت میں تو دنیا کے تقریبا ہر مذہب اور ہر قوم میں پایا جاتا ہے۔جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برنا ٹیکا طبع چہارم جلد 9 صفحہ 106 اور جلد 10 صفحہ 193 سے ظاہر ہے۔ چناچہ شریعت موسوی میں روزہ ایک اہم جزء ہے روزہ تعمیل ارشاد خداوندی میں تزکیہ نفس، تربیت جسم دونوں کا ایک بہترین دستور العمل ہے۔ تفسیر ماجدی جلد 1 ص 88

۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": روزہ رکھو تندرست رہا کروگے( طبرانی)

روزہ کے مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ " آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک اخلاق کا پرتو اپنے اندر پیدا کرے جس کو صمدیت کہتے ہیں، وہ امکانی حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہو جائے، اس لئے کہ فرشتے بھی خواہشات سے پاک ہیں اور انسان کا

مرتبہ بہائم سے بلند ہے، نیز خواہشات کے مقابلہ کیلئے اس کو عقل وتمیز کی روشنی عطا کی گئی ہے۔ البتہ وہ فرشتوں سے اس لحاظ سے کم تر ہے کہ خواہشات اکثر اس پر غلبہ پالیتی ہیں اور اس کو ان سے آزاد ہونے کے لئے سخت مجاہدہ کرنا پڑتا ہے، چنانچہ جب وہ اپنی خواہشات کی رو میں بہنے لگتا ہے تو اسفل سافلین تک جا پہنچتا ہے اور جانوروں کے ریوڑ سے جاملتا ہے اور جب اپنی خواہشات پر غالب آجاتا ہے تو اعلیٰ علیین اور فرشتوں کے آفاق تک جا پہنچتا ہے۔ (احیاء العلوم)

صاحب تفسیر حقانی فرماتے ہیں کہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل کتاب کے یہاں بھی روزے واجب تھے چناچہ توراۃ کی تیسری کتاب کے 16 باب درس 29 اور باب 23 درس 27، 29 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں پر ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارہ کا روزہ رکھنا واجب تھا، کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ جو کوئی اس روز روزہ نہ رکھے گا اپنی قوم سے منقطع ہو جائے گا اور اعمال حواریان کے 9 باب درس 9 سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی بھی یہ روزے رکھا کرتے تھے علاوہ ازیں اس کے چالیس روز تک کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزے رکھے تھے جیسا کہ کتاب خروج کے 24 باب سے معلوم ہوتا ہے اور کتاب دانیال کے باب دس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے تین ہفتے کے روزے رکھے تھے اور اول کتاب السلاطین کے 19 باب 8 درس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت الیاس علیہ السلام کوہ حوریب کو گئے تھے تو انہوں نے چالیس دن روزے رکھے تھے اور انجیل متی کے 4 باب اور انجیل لوقا کے 4 باب درس 2 سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب کہ وہ بیابان میں تھے چالیس دین کے روزے رکھے تھے۔ علاوہ ازیں بائبل کے مختلف مقامات سے اور بھی روزے رکھنا اہل کتاب کا ثابت ہے اور اسی لئے اب بھی یہود اور متدین نصاری میں روزے رکھنے کا دستور ہے۔ (تفسیر حقانی)

انسائیکلوپیڈیا برنا ٹیکا کا مضمون نگار روزہ ( فاسٹنگ ) لکھتا ہے: روزہ کے اصول اور طریقے گو آب وہوا، قومیت تہذیب اور گرد وپیش کے حالات کے اختلاف سے بہت کچھ مختلف ہیں، لیکن بہ مشکل کسی ایسے مذہب کا نام ہم لے سکتے ہیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو:

گو کہ روزہ ایک مذہبی رسم کی حیثیت سے ہر جگہ موجود ہے:

ہندوستان کو سب سے زیادہ قدامت کا دعویٰ ہے لیکن برت یعنی روزہ سے وہ بھی آزاد نہیں، ہر ہندی مہینہ گیارہ بارہ کو برہمنوں پر "اکاوشی" کا روزہ ہے، اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے، بعض برہمن "کاتک کے مہینہ "میں ہر دوشنبہ کو روزہ رکھتے ہیں، ہندو جوگی چلہ کشی کرتے ہیں، یعنی چالیس دن تک اکل وشرب سے احتراز کرتے ہیں، ہندوستان کے تمام مذاہب میں جینی دھرم میں روزہ کے سخت شرائط ہیں، چالیس چالیس دن تک کا ان کے یہاں روزہ ہوتا ہے، گجرات ودکن میں ہر سال جینی کئی کئی ہفتہ کا روزہ رکھتے ہیں، قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں کے شمول میں نظر آتا ہے، یونان میں صرف عورتیں تھموفیریا کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھتی ہیں، پارسی مذہب میں گو عام پیرووں پر روزہ فرض نہیں لیکن ان کی الہامی کتاب کی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں موجود تھا، خصوصاً مذہبی پیشواؤں کیلئے پنجسالہ روزہ ضروری تھا۔

یہودیوں میں بھی روزہ فریضہ الٰہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس دن بھوکے پیاسے گزارے (خروج 34۔38) چنانچہ عام طور سے یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی میں چالیس دن روزہ رکھنا اچھا سمجھتے ہیں، لیکن چالیس دن کا روزہ ان پر فرض ہے، جو ان کے ساتویں مہینہ ( تشرین ) کی دسویں تاریخ کو پڑتا ہے اور اسی لئے اس کو عاشورہ ( دسواں ) کہتے ہیں، یہی عاشورہ کا دن، وہ دن تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات کے دس احکام عنایت ہوئے تھے اسی لئے تورات میں اس دن کے

روزہ کی نہایت تاکید آئی ہے، اس کے علاوہ یہودی صحیفوں میں اور دوسرے روزوں کے احکام بھی بتصریح مذکور ہیں۔

عیسائی مذہب میں آکر بھی ہم کو روزوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن تک روزہ جنگل میں رکھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام جو گویا حضرت عیسیٰ کے پیشرو تھے وہ بھی روزہ رکھتے تھے اور ان کی امت بھی روزی دار تھی۔ (سیرت النبی ج5)

جیسا کہ معلوم ہوا ہندوستان کے تمام دھرم میں روزہ کا تصور پایا جاتا ہے اور ان کے یہاں سخت شرائط ہیں گویا روزہ کی اہمیت وافادیت غیر مسلم کے یہاں بھی مسلم ہے چنانچہ چندر گپت موریا کے وزیر باتدبیر چانکیہ جی مہاراج کی مشہور تصنیف "ارتھ شاشتر" میں اس کا قول ہے کہ: میں نے بھوکا رہ کر جینا سیکھا ہے اور بھوکا رہ کر اڑنا سیکھا ہے۔ میں نے دشمنوں کی تدبیروں کو بھوکے پیٹ سے الٹا کیا ہے۔

فیروز زارنے گاندھی جی کے بابت لکھا ہے وہ روزے کے قائل تھے وہ کہا کرتے تھے کہ انسان کھا کھا کر اپنے جسم کو سست کرلیتا ہے اور کاہل کسل مند جسم نہ دنیا کا اور نہ ہی مہاراج کا۔ اگر تم جسم کو گرم اور متحرک رکھنا چاہتے ہو تو جسم کو کم از کم خوراک دو اور روزے رکھو سارا دن جاپ الاپو اور پھر شام کو بکری کے دودھ سے روزہ کھولو۔

پروفیسر مور پالڈ آکسفورڈ یونیورسٹی کہتے ہیں کہ اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف یہی روزے دیتا تو پھر بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی۔

بالکل سچ ہے ع: مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی میری۔

**صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم**

# رمضان کس طرح گزاریں؟

محمد ارمغان

حضرات مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک ولی ساز مہینہ ہے، یعنی اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ انسان کو اپنا بندہ بنانا چاہتے ہیں، اسی لیے اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مہینہ فرمایا ہے۔ گیارہ مہینوں کے دوران ہماری رُوحانیت میں جو کمی واقع ہوئی ہے اور ربِ کریم کے ساتھ جو تعلق کمزور پڑا ہے اور قرب میں جو دُوری آئی ہے، یہ ماہِ مبارک اس کمی، کمزوری اور دُوری کو ختم کرنے کیلئے ہے، دِلوں پر جو زنگ لگ گیا ہے اس کی صفائی کیلئے یہ مہینہ عطا کیا گیا ہے۔ حضراتِ عارفین اور اہلِ تجربہ کا کہنا ہے کہ رمضان المبارک کے معمولات و مشاغل پورے سال کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مختصراً یہاں چند معمولات ذکر کیے جاتے ہیں ان کا اہتمام کیجئے:

## رمضان المبارک کے معمولات:

☆........ دُنیاوی، کاروباری اور ملازمتی مصروفیات کم کر کے اور غیر ضروری تعلقات ختم کر کے زیادہ سے زیادہ ماہِ مبارک کی برکتیں و رحمتیں حاصل کرنے کا عہد کریں، گیارہ مہینے کام دھندے میں گزارے ہیں اب اس ایک مہینہ کو خالص اللہ کیلئے وقف کریں۔

☆........ اخبار بینی وغیرہ جیسے مباح کاموں میں بھی وقت کم سے کم لگائیں، اور ویڈیو، ٹی وی دیکھنے اور گانے سننے سے بہت بچیں۔ المختصر یہ کہ اپنے قیمتی لمحات کو فضول کاموں میں ضائع ہونے سے بچائیں

☆......صدقِ دِل سے تمام گناہوں پر اشکِ ندامت بہاکر توبہ کریں۔

☆......نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام کریں۔

☆......نوافل یعنی اشراق، چاشت، اوّابین، صلوٰۃ التسبیح، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور تہجد کا معمول بنائیں۔ اور اگر آپ کے ذُمہ قضاء نمازیں ہیں تو ان کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

☆......تلاوتِ قرآنِ کریم کا زیادہ سے زیادہ معمول بنائیں، کیونکہ اس مہینہ کو قرآنِ مجید سے بہت خاص مناسبت ہے۔

☆......جن چار کاموں کے متعلق حضور ﷺ نے تاکید فرمائی ہے اس کا خاص طور پر اہتمام کریں، یعنی کلمہ طیبہ و استغفار کی کثرت اور جنت کی طلب اور آگ سے پناہ مانگنا، ان چاروں چیزوں کے حصول کیلئے اسلاف نے ایک وظیفہ بیان فرمایاہے، وہ یہ ہے:

**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔**

اس کے علاوہ دُرود شریف اور دیگر اذکار و تسبیحات سے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اپنی زبان کو تَر رکھیں۔

☆......دُعاؤں کا بہت اہتمام کریں دن ہو یا رات، ہر وقت مانگیں اور سب کیلئے مانگیں۔ مناجاتِ مقبول کی ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں۔

☆...... نفلی صدقات کی کثرت کریں۔

☆......گناہوں سے خصوصی طور پر بچیں۔

☆......صبر و شکر اور اکرامِ مسلم کا اہتمام رکھیں، نفلی عبادات کی وجہ سے حقوق العباد میں ہرگز کوتاہی نہ کی جائے۔

☆......لڑائی جھگڑے اور بحث و مباحثہ سے بہت بچیں، اگر کبھی ایسی صورتحال پیش آجائے تو کہہ دیں کہ میرا روزہ ہے۔

☆.........اخیر عشرہ کی پانچوں طاق راتوں میں بقدر استطاعت مسنون طریقے پر شب بیداری کریں۔

☆.........اہل اللہ کی صحبت اور کتبِ دینیہ کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ سیرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات مبارکہ اور اکابرینِ اُمت کی سوانح عمریاں، مواعظ، ملفوظات وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے۔ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ رُغبت نہیں، کچھ کہتے ہیں کہ رُغبت ہے مگر فرصت نہیں، لیکن ماہِ مبارک میں عموماً سب حضرات عبادات وغیرہ کیلئے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالتے ہیں تو اس نکالے ہوئے وقت میں سے کچھ وقت کتبِ دینیہ کے مطالعہ میں لگائیے، ان شاءاللہ العزیز یہ تھوڑا سا وقت بھی نفع سے خالی نہ رہے گا۔

☆.........مشائخ نے روزہ کے آداب میں چھ امور تحریر فرمائے ہیں کہ روزہ دار کو ان کا اہتمام ضروری ہے:

(۱) نگاہ کی حفاظت

(۲) زبان کی حفاظت

(۳) کان کی حفاظت

(۴) باقی اعضاء بدن کی حفاظت کرنا

(۵) افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے

(۶) روزہ کے بعد اس سے ڈرتے رہنا بھی ضروری ہے کہ نہ معلوم یہ روزہ قبول ہے یا نہیں؟ اور اسی طرح ہر عبادت کے ختم پر۔

یہ چھ چیزیں عام صلحاء کیلئے ضروری بتلائی جاتی ہیں، خواص اور مقربین کیلئے ان کے ساتھ ایک ساتویں چیز کا بھی اضافہ فرماتے ہیں کہ:

(۷) دِل کو اللہ کے سوا کسی چیز کی طرف بھی متوجہ نہ ہونے دے۔

اگر ماہِ مبارک ان باتوں کے التزام سے گزاریں گے تو ان شاء اللہ العزیز دِل کی حالت ضرور بدلے گی، دُنیا کی فنائیت محسوس ہو کر اس سے بے رغبتی پیدا ہو گی اور فکر آخرت پیدا ہو گی اور سکونِ قلب کی دولت ملے گی۔ آخر میں قارئین سے عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے مخصوص اوقات میں جب آپ اپنے لیے دُعا فرمائیں تو اس سیاہ کار کو بھی شامل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمائے اور اہل اللہ کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے، آمین۔

....☆....

# اکابرین کا رمضان

حضرت مولانا نورالحسن انور

رمضان المبارک کے جو فضائل ہیں وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔اس کے انوار و برکات سے ہر مسلمان حسب استعداد و مقدور کچھ نہ کچھ نفع حاصل کرتا ہی ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن عارفین و اولیاء اللہ۔۔۔۔۔۔ کے یہاں جیسا اس ماہ مبارک کا استقبال و اہتمام ہوتا ہے وہ ہم جیسوں کے وہم و گمان میں نہیں آسکتا۔۔۔۔۔۔۔۔ جن خوش نصیبوں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ۔۔۔۔۔۔۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ اور دیگر اکابرین علماء دیوبند کے ساتھ رمضان گزارنے کی سعادت نصیب ہو چکی ہے وہ کسی حد تک اس کی لذت سے آشنا ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔۔ کہ اکابرین رمضان کس طرح گزارتے تھے آیئے ذرا تاریخ کے اوراق سے ان لمحات کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

## معمولات حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ کہ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا۔۔۔۔۔۔ کہ تمہاری تعلیم کے واسطے کہتا ہوں یہ فقیر عالم شباب میں اکثر راتوں کو نہیں سویا۔۔۔۔ خصوصاً رمضان شریف میں مغرب کے بعد دو لڑکے حافظ یوسف اور حافظ احمد حسین سوا سوا پارہ عشاء تک سناتے۔۔۔۔۔ بعد عشاء دو حافظ اور سناتے۔۔۔۔ ان کے بعد ایک حافظ نصف شب تک اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو حافظ غرض تمام رات اسی میں گزر جاتی (امداد المشتاق)

## قطب عالم حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ کے معمولات

آپ ستر سال کی عمر میں دن بھر روزہ اور بعد مغرب بیس رکعت صلوۃ الاوابین پڑھا کرتے تھے۔۔۔۔۔ جن میں دو پارے قرآن کے ختم کرتے پھر کھانے کے لئے گھر جاتے تو تلاوت جاری رہتی۔۔۔۔۔ پھر تراویح کے بعد آرام کرتے اور پھر تہجد کے لئے ایک بجے ہی اٹھ جاتے سحری کے قریب تہجد سے فراغت ہوتی۔۔۔۔۔ فجر کے بعد آٹھ بجے تک وظائف میں مصروف رہتے۔۔۔۔۔۔ بعد از ظہر حجرہ کا دروازہ بند کر کے تا عصر کلام اللہ کی تلاوت میں مصروف رہتے۔

## حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ کے معمولات

حضرت نے سفر حجاز میں ماہ رمضان میں روزانہ ایک پارہ حفظ کرتے اور تراویح میں سنا دیتے۔۔۔۔۔۔ حفظ کے بعد آُپ نے ایک مرتبہ ستائیس پارے ایک رکعت میں پڑھے۔



## حضرت شیخ الھند رحمۃ اللہ کے معمولات

حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب رحمۃ اللہ سوانح شیخ الھند میں تحریر فرماتے ہیں۔

رمضان میں حضرت کی خاص حالت ہوتی تھی دن رات عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا۔۔۔۔۔ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزار دیتے۔۔۔۔۔۔ تراویح کے بعد حاضرین کو مضامین علمیہ سے محظوظ فرماتے چند منٹ لیٹ جاتے اس کے بعد ایک حافظ چار پارے سنا کر فارغ ہو جاتا پھر دوسرا شروع کر دیتا سحر کے وقت تک یہی سلسلہ جاری رہتا۔

## معمولات حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ

رمضان میں حضرت خود قرآن سناتے نصف قرآن تک سوا سپارہ پھر ایک پارہ روز پڑھتے۔۔ تہجد کی نماز میں ایک پارہ ختم فرمادیتے۔۔۔ پورا عشرہ اعتکاف فرماتے اور اس میں تصنیف کا سلسلہ جاری رہتا۔

## حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ کے معمولات

افطار میں مدینہ منورہ کی کھجوریں اور آب زمزم استعمال کرتے مغرب کے بعد نوافل پھر کھانا تناول فرماتے جو پارہ تراویح میں حضرت سناتے وہی مغرب کے بعد پڑھتے یہ ہمارے اکابرین کا انداز تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ان لمحات کو قیمتی بنایا۔۔۔۔۔ رمضان کی برکات سے کامل مستفیض ہوئے۔ اللہ ہمیں بھی رمضان کی اسی طرح قدر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

# رمضان

جسیم الدین شرر

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدیً۔ الآیۃ:

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

ماہ رمضان رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے۔ خود لفظ رمضان بھی برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کے حرف حرف میں برکت ہے۔

رمضان کے پانچ حروف ہیں:

ر-رضوان اللہ (یعنی اللہ کی خوشنودی) ہے

م-محبۃ اللہ یعنی اللہ کی محبت ہے

ض-ضمان اللہ کا ہے یعنی اللہ کی ذمہ داری۔

الف-الفت کا ہے اور

ن-نور اور نوال مہربانی اور بخشش کا ہے۔

یعنی اللہ کے اولیاء اور صلحاء اور ابرار کے لیے بخشش اور عزت کی طرف اشارہ ہے۔ کیوں کہ رمضان اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے ایک نام ہے۔

علماء کا خیال ہے کہ قرآن کریم میں "شھر رمضان"۔ حدیث شریف میں ماہ رمضان کے لیے "شھر اللہ" (اللہ کا مہینہ) آیا ہے۔ اس لیے آیت میں رمضان سے مراد اللہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے اپنے اجداد سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (سیدھے سیدھے) لفظ رمضان نہ کہو بلکہ اس کے نسبت کے ساتھ کہو۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کی نسبت فرمائی ہے اور شہر رمضان فرمایا ہے۔

تمام مہینوں میں رمضان کی مثال ایسی ہے جیسے سینہ میں دل یا انسانوں میں انبیاء کرام یا شہروں میں حرم مکہ، مکہ مکرمہ ایسی بابرکت جگہ ہے جس کے اندر ملعون دجّال داخل نہ ہو سکے گا۔

ماہِ رمضان میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ انبیاء گنہگاروں کی سفارش کرتے ہیں۔ ماہِ رمضان بھی گنہگاروں کی سفارش کرے گا۔ دل کی صفائی، معرفت اور ایمان و نور سے ہوتی ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان کی زینت قرآن پاک سے ہوتی ہے۔ ماہ رمضان میں جس شخص کی مغفرت نہیں ہوئی اس کی مغفرت کے لیے اور کونسا مہینہ ہو گا جس میں وہ بدنصیب بخشا جائے گا۔ اس کو چاہیے کہ فوراً توبہ کرے اور اپنی مغفرت کی دعا کرے۔



حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ماہ رمضان المبارک کی تین راتوں میں صحیفے نازل کیے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت ماہ رمضان کے جمعہ کی راتوں میں نازل ہوئی، حضرت داود علیہ السلام پر زبور ماہ رمضان المبارک کی اٹھارویں شب کو اتاری گئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل ماہِ رمضان کی تیرہ تاریخ کو اتری اور رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید رمضان المبارک کی چودھویں تاریخ کو اترا۔ اس بارے میں مشہور قول یہ ہے کہ چودھویں شعبان یعنی شب برات (لیلۃ مبارکۃ) میں پورا قرآن نازل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ نزول کا آغاز رمضان کی ستائیسویں شب قدر (لیلۃ القدر) سے ہوا اور تیئس سال کے عرصے میں وقفے وقفے سے (لتقراءہ الناس علیٰ مکثٍ) حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نبی اکرم ﷺ پر اترتا رہا۔

تمام آسمانی کتابوں کا نزول انسانوں کی ہدایت کے مقصد سے ہوا۔ خود کلامِ پاک کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے۔**ھدیً للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان**۔ ہدایت ہے لوگوں کے لیے اور حق و باطل کے درمیان فرق کر دینے والا ہے۔ (سورہ بقرہ)

جس مہینے میں تمام آسمانی کتابیں اتاری گئی ہوں اس سے زیادہ بابرکت دوسرا مہینہ نہیں ہو گا اگر کوئی اس کی قدر ہی نہ کرے تو اور بات ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تک میری امت ماہِ رمضا کی حرمت باقی رکھے گی وہ رسوا نہیں ہو گی۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! رسوائی کیسی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں جس نے حرام عمل کیا یا کوئی گناہ کیا، شراب پی لی یا زنا کیا اس کا رمضان (کوئی روزہ) قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آئندہ سال تک اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور آسمان والوں کی لعنت ہو گی۔ اگر اس عرصہ میں وہ مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہو گی۔

تمام آدمیوں میں حضرت آدم علیہ السلام سردار ہیں، تمام عرب والوں کے نبیؐ اکرم سردار، فارسی والوں کے سردار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، سب رومیوں کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ، حبشیوں کے سردار حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی طرح تمام بستیوں میں مکہ مکرمہ کو سرداری حاصل ہے، وادیوں میں وادیٔ بیت المقدس کو حاصل ہے، دنوں کا سردار یوم الجمعہ ہے، راتوں میں شب قدر کو سرداری حاصل ہے، کتابوں میں قرآن کریم کو، سورتوں میں سورہ بقرہ کو، سورہ بقرہ میں آیت الکرسی کو، سب آیتوں میں سرداری و بزرگی حاصل ہے۔ پتھروں میں حجر اسود کو تمام پتھروں میں بزرگی حاصل ہے اور چاہ زمزم کو ہر کنویں سے افضلیت حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہر عصا سے برتر تھا اور جس مچھلی کے شکم میں حضرت یونس علیہ السلام رہے تھے وہ تمام مچھلیوں میں افضل تھی، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تمام اونٹنیوں میں افضل تھی اور اسی

طرح براق ہر گھوڑے سے افضل تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی تمام انگوٹھیوں میں برتر و افضل تھی اور ماہ رمضان تمام مہینوں کا سردار اور ان سے بزرگ و افضل ہے۔

اس کے استقبال کے لیے جنت سال بھر آراستہ کی جاتی ہے۔ ماہ رمضان کی پہلی ہی رات جنت کے دروزے امت محمدیہ کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، سرکش شیطانوں کو قید کر کے زنجیروں میں جکڑ کر سمندر کے گردابوں میں پھینک یدا جاتا ہے تاکہ حبیب خدا ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کرنے پائیں، ماہِ رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کو توبہ قبول کروں، کیا کوئی مغرت کا طالب ہے کہ میں اس کو بخش دوں، ماہ رمضان کے ہر روز افطار کے وقت ہزاروں دوزخی دوزخ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں اور آخری دن آتا ہے تو اول تاریخ سے آخری تاریخ تک مجموعی طور پر جتنے افراد دوزخ سے آزادی پچکے ہیں ان کی تعداد کے برابر اس آخری روز آزاد کیے جاتے ہیں۔

جو بندۂ مؤمن خواہ مرد ہو یا عورت اس ماہ کی راتوں میں نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر سجدے کے عوض ایک ہزار سات سو نیکیاں لکھتا ہے۔ اس ماہ کی ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے پورے انیتس یا تیس روزے فرض فرمائے ہیں اور اس مہینے کی راتوں می عبادت کو افضل قرار دیا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ایک نیکی یا ایک فرض کا ثواب ایسا ہے جیسے دوسرے مہینوں میں ستر فرض کا ثواب۔

یہ مہینہ صر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں اور جہنم کے عذاب سے آزادی عطا کرتے ہیں. روزہ دار کے ثواب کم بھی نہیں کیا جاتا اور افطار کرانے والے کو روزہ دار کے برابر

ثواب بھی ملتا ہے. اس کا اول حصہ (شروع کے دس دن) رحمت ہے درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی کا ہے.

ماہِ رمضان کی خاص عبادت روزہ ہے جس کی فرضیت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ احادیث مبارکہ میں جس کی تاکید ہے۔ جس نے جان بوجھ کر بلا عذر ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا وہ زندگی بھر بھی روزہ رکھے تو چھوٹے ہوئے روزے کی قضا اور اس کا ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی شفقت و مہربانی پر قربان جایئے کہ اس نے ہر حال میں سب پر روزہ رکھنا ضروری قرار نہیں دیا۔ بیماروں اور مسافروں اور حیض و نفاس والی عورتوں کو رخصت دیدی کہ وہ بعد میں اپنے چھوڑے ہوئے روزے پورے کر لیں۔

روزے کی نیت سے طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب (سورج ڈوبنے) تک کھانے پینے اور ہم بستری سے رکے رہنے اور ان کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے، یہ پچھلی امتوں پر بھی فرض تھا ماہِ رمضان المبارک کی دوسری عبادت پہلی تاریخ پہلی تاریخ سے تراویح پڑھنا ہے۔ تراویح پورے مہینے بیس رکعت پڑھی جاتی ہے۔ تراویح میں ختم قرآن بھی علاحدہ سنت ہے۔

تمام اہل سنت والجماعت تراویح بیس رکعت کے قائل ہیں اس میں کسی بھی امام (ابو حنیفہ، شافعی، مالک و احمد) کا اختلاف نہیں، رہ گئے غیر مقلد اہل حدیث وہ اہل سنت والجماعت سے خارج گمراہ اور بدعتی ہیں، اہل حدیث علماء (اصلی) بھی بیس رکعت تراویح پڑھتے پڑھاتے تھے جس زمانہ میں غیر مقلدوں نے آٹھ رکعت تراویح کا فتنہ کھڑا کیا مشہور اہل حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی نے اپنے شاگرد سے اس کی رد میں ایک رسالہ لکھ کر شائع کرایا تھا۔ آٹھ رکعت تراویح پر اصرار کرنا غلطی ہے تراویح کتنی رکعتیں پڑھی جائیں۔ حضور ﷺ سے منقول نہیں جب کہ امام ابن تیمیہ نے فتاویٰ ان تیمیہ ج 2 ص 46 میں، علامہ شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار ج 3 ص 46 میں، علامہ وحید الزمان غیر مقلد نے نزل الابرار ج 1 ص

126 میں، نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے الانتقاد الرجیح ص 61 میں اور میر نور الحسن غیر مقلد نے عرف الجاری میں اعتراف کیا ہے۔

اہل سنت والجماعت کی دلیل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو حدیث کی کاب مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیس رکعت پڑھی تھی۔

اہل سنت والجماعت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے 15ھ میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ مسجد نبوی میں اسی وقت سے بیس رکعتیں تراویح پڑھی جانے لگیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر کے علاوہ حضرت عثمان و علی اور بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک نے بھی 20 رکعات کی مخالفت نہیں کی۔

کوئی بھی فرد یا قوم صحابہ کرام سے زیادہ متقی، باایمان اور پاک باز ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذّاب، بدعتی اور گمراہ ہے۔

رمضان کا ایک خاص عمل اعتکاف ہے، آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور پوری امت مسلمہ کو ماہِ رمضان کی رحمتیں، برکتیں اور سعادتیں عطا کرے۔ آمین

# شوگر کے مریض اور رمضان شریف کے روزے

ڈاکٹر محمد عبدالجلیل صاحب .Dr. M.Abdul Jaleel
(MBBS, Dip. Diab, MHSc (Diabetology
Consultant. Bangalore Diabetes Hospital, Vasanthnagar, and
AJ Polyclinic & diabetes care centre
[BTM.1st Stage, Bangalore-560029. Mobile: 9845270295[/align

"شہر بنگلور کے کامیاب اور ماہر ذیابطیس ڈاکٹروں میں ڈاکٹر محمد عبدالجلیل صاحب کافی مشہور ہیں 1972ء میں بنگلور میڈیکل کالج میں یم بی بی یس کی ڈگری اعلیٰ نمبروں اور گولڈ میڈل کے انعام کے ساتھ مکمل کیا۔تب سے برابر ملک کے اندر اور ملک سے باہر بیماروں کے علاج ومعالجے میں مشغول ہیں۔ کئی سال تک وہ ایران، سعودی عرب اور انگلستان میں کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اردو، انگلش، کنڑا، فارسی اور عربی، ہندی زبانوں پر مہارت ہے۔ ذیابطیس میں پہلے ڈپلوما اور پھر ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی ہے۔ شہر بنگلور کے مشہور ہسپتال بنگلور ذیابطیس ہسپتال وسنت نگر کے علاوہ شہر کے اور چند ہسپتالوں سے وابستہ ہیں۔ اور بی ٹی یم فرسٹ اسٹیج میں اپنا خصوصی مطب چلارہے ہیں۔(احمد قاسمی)"



مختصر ہدایات: ذیابطیس (شوگر) میں مبتلا اشخاص جو رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے خواہاں ہیں۔

1- ماہ رمضان کی تیاری میں افضل ہے کہ آپ شعبان کے مہینہ ہی میں اپنا کامل طبی معائنہ کروالیں۔اور اطمنان حاصل کرلیں کہ آپ ذیابطیس سے منسوب اور پیش رفتہ قلب، گردے، آنکھ یا اعصاب کے عوارض یعنی کامپلیکیشن میں مبتلا نہ ہوں۔

2-ٹائپ ٹو(DIABETES)ذیابطیس میں مبتلا اشخاص میں سے اکثریت جو کہ ذیابطیس کی گولیوں یعنی ٹیابلٹس پر ہیں بغیر کسی بڑے خطرے کے بغیر مکمل طور پر رمضان المبارک کے روزے رکھ پاتے ہیں۔ البتہ دوا کی مقدار، نوع یا اوقات میں مناسب تبدیلیاں کرنی پڑ سکتی ہیں۔

3- ہائی پو گلایسمیا(HYPOGLYCEMIA)یعنی خون گلوکوز کی شدید گراوٹ، اور ہایپر گلایسمیا( HyperGlycemia) یعنی خون میں گلوکوز کی شدید افزائش کی نشانیوں سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرلیں۔ اور چنانچہ روزہ کی حالت میں یہ نشانیاں شدید اور پریشان کی حد تک ظہور پذیر ہوں تو آپ کو چاہئے کہ فوراًروزہ کھول دیں۔

4- ہائی پو گلایسمیا (HYPOGLYCEMIA)یاخون میں گلوکوز کی شدید افزائش کی ابتدائی نشانیوں میں شدید پیاس کا احساس بار بار پیشاب کا آنا، انتہائی تھکاوٹ اور کمزوری کا احساس، شدید سر درد اور بدن درد، پیٹ میں شدید درد، متلی اور قئے، اور سانس کی دشواریاں شامل ہیں۔

5-ہائی پر گلایسمیا (HYPPERGLYCEMIA)یاخون میں گلوکوز کی شدید افزائش کی ابتدائی نشانیوں میں شدید پیاس کا احساس بار بار، پیشاب کا آنا، انتہائی تھکاوٹ اور کمزوری کا احساس، شدید سر درد اور بدن درد، پیٹ میں شدید درد، متلی اور قئے، اور سانس کی دشواریاں شامل ہیں۔

6-سحری کھانے میں جہاں تک ہو سکے تاخیر سے کام لیجئے اور افطار میں جلدی کیجئے جیسا کہ اس بارے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے۔

7- سحری کے کھانے میں ایسی غذا کا انتخاب کریں جو دیر سے ہضم اور جذب ہونے والی ہو مثلاً چپاتی، دال، ابلے یا اسٹیم سے پکے پکائے سبزی جات اور ترکاریاں، تھوڑا بہت گوشت مرغ یا مچھلی، وغیرہ۔ سحری کے وقت میں شیرینی، مٹھائیوں اور میٹھے مشروبات سے اپنے آپ کو دور ہی رکھیں۔

8- افطار کے وقت کچھ کھجور، نمک یا کچھ دوسری میٹھی چیزوں سے شروعات کریں۔ پُرخوری سے اپنے آپ کو دور رکھیں، بہت زیادہ روغنی غذاؤں سے بچتے رہیں۔ دل گردہ، آگ پر پکے، ابالے ہوئے یا اسٹیم سے پکے پکائے پکوان مفید تر ہوتے ہیں۔

9- افطار کے بعد سے لے کر رات کے آخری حصہ تک تھوڑے تھوڑے وقفہ پر حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا پانی، یا شکر کے بغیر تیار کردہ فروٹ جوس اور دیگر مایعات کا استعمال کرتے رہیں تاکہ دن کے وقت اگر بدن میں پانی اور دیگر مایعات کی کمی ہوگئی ہو تو اس کا ازالہ ہوسکے۔

10- روزے کی حالت میں بیشتر وقت عبادات، ذکر واذکار اور دوسری روزمرہ کی صحت مند سرگرمیوں کو جاری رکھیں مگر بے وجہ بے کاری اور زیادہ تھکا دینے والی جسمانی سرگرمیوں سے اپنے آپ کو باز رکھیں۔

11- اپنے گھر پر گلوکو میٹر (GLUCOMETER) کے ذریعہ اپنے خون میں موجود گلوکوز ٹسٹ TEST کرنا سیکھ لیں۔ تاکہ روزہ کی حالت میں طبیعت ناساز گار رہی تو اپنا خون ٹسٹ کرلیں۔

12- اطمنان رکھئے کہ خون میں گلوکوز ٹسٹ کرلینے سے روزہ باطل یا فاسد نہیں ہوتا یعنی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

13- جو اشخاص ٹائپ ون ( TYPE-1 DIABETES) ذیابطیس میں مبتلا ہیں انہیں تو لازماً دن میں ایک یا اس سے بڑھ کر کئی مرتبہ انسولین کے ٹیکے لگوانے پڑتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ٹائپ ٹو میں مبتلا بعض اشخاص کو ناگزیر انسولین کے ٹیکوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے ایسے اشخاص لازم ہے کہ سحری کھانے سے پہلے افطار سے پہلے اور افطار کرنے کے دو گھنٹے بعد اپنا خون ٹسٹ کرلیں اور اپنے ڈاکٹر کی تجویز کے مطابق انسولین کی مقدار اڈجسٹ کرلیں۔ مطمئن رہیں کہ انسولین کے ٹیکے لگوانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

14- عام حالات میں جن جن لوگوں کو روزہ رکھنے سے شرعاً مستثناء قرار دیا گیا ہے اس سے واقفیت پیدا کیجئے اور اس تخفیف کا علماء سے پوچھ کر ضرورت پڑنے پر عادلانہ استفادہ کیجئے۔

15- کسی نکتہ یا مسئلہ کے بارے میں شک یا اشتباہ ہو تو بلا جھجھک واقف علماء یا دیندار اطباء (ڈاکٹر) سے رجوع کیجئے۔

# اہل اللہ کا رمضان

محمد ارمغان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم، اَمَّا بَعْدُ

اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر بے حد کرم اور بڑا احسان ہے کہ ہمیں ایک بار پھر رمضان المبارک کی بہاریں اور بابرکت لمحات نصیب فرما رہا ہے، بقول حضرت قاری سیّد صدیق احمد باندوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

مبارک ہو مسلمانوں کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا اژدھام آیا
خدا کا شکر ہے فصل بہار جانفزا آئی
خوشا قسمت کہ پھر موسم صوم و قیام آیا
زمانہ آ گیا کہ لطف باری عام اب ہو گا
نصیب اپنے کہ پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا



رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ، رحمتوں اور برکات و تجلیات کا مہینہ، طاعات و عبادات کی بہار کا زمانہ اور نیکیوں کا سیزن ہے۔ عارفین وعشّاق اور عالی ہمت خاصانِ خدا کا محبوب ترین مہینہ ہے۔ اس ماہِ مبارک کے شروع ہوتے ہی مساجد، مدارس اور دینی ورُوحانی مرکزوں اور خانقاہوں کی فضا بدل جاتی ہے۔

حضورِ اقدس ﷺ، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے معمولات اس ماہِ مبارک میں کیا ہوتے تھے اور کیسے اس ماہِ مبارک کو گزارتے تھے؟ اس مناسبت سے یہ مختصر و مرتب

مضمون پیشِ خدمت ہے، اللہ والوں کے معمولات ہمارے لیے اُسوہ ہیں، ہمیں اپنی ہمت کے موافق ان کا اتباع کرنا چاہیے۔ ان کے مطالعہ سے ہمارے اندر بھی عبادات کا شوق اور مولائے کریم کو پالینے کی طلب پیدا ہوگی اور اپنے اوقات کو قیمتی بنا کر لغویات، فضولیات اور رُسومات سے بچتے ہوئے رضائے الٰہی میں صرف کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ صرف چند حضرات کے معمولات، واقعات اور ارشادات بطورِ نمونہ نقل کر رہا ہوں، ورنہ اس مضمون پر مستقل کتاب کئی جلدوں میں لکھی جا سکتی ہے۔

لیکن یاد رکھیے! بزرگی کا معیار شب بیداری اور ذکر و تلاوت وغیرہ کی زیادہ مقدار نہیں ہے، کیونکہ بہت سے بزرگ خدماتِ دینیہ اور اصلاحِ خلق کے اہم فرضِ کفایہ کی خدمات میں مشغولی کی وجہ سے زیادہ عبادت کا موقع نہیں پاتے۔ اکابر کے مختلف معمولات اسی لیے جمع کیے جاتے ہیں کہ ہر صاحبِ ذوق اپنے ذوق کے موافق اور اپنے حالات کے موافق مشائخ میں سے جن کے معمول کو اپنے لیے آسان اور اپنے ذوق کے موافق سمجھے اس کے اتباع کی کوشش کرے۔ گلدستہ کا کمال یہی ہے کہ اس میں ہر نوع کے پھول ہونے چاہئیں، ایک ہی نوع کے اگر سارے پھول ہوں تو وہ گلدستہ کا کمال نہیں ؎

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

در حقیقت اہل اللہ کے افعال و اقوال حضورِ اقدس ﷺ ہی کے مختلف احوال کا پرتو ہیں۔ برکت کیلئے حضورِ اقدس ﷺ کے معمولات و ارشادات سے ابتداء کرتا ہوں۔

## سیّد الاوّلین والآخرین و خاتم المرسلین حضور سرورِ عالم ﷺ:

رحمتِ دوعالم ﷺ کا ماہِ رمضان آنے سے دوماہ پہلے ہی انتظار اور اشتیاق اتنا بڑھ جاتا تھا کہ جب نبی کریم ﷺ رجب کا چاند دیکھتے تو یوں دُعا فرمایا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان (مجمع الزوائد: ۲/۱۶۵)

"اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجئے"۔

یعنی ہمیں رمضان المبارک تک زندہ رکھیے۔ یہ دُعا مانگنے والے کون ہیں؟ شافع محشر اور صاحبِ مقامِ محمود، وہ بھی اپنے آپ کو رمضان کی لیل ونہار کا محتاج سمجھتے تھے، اللہ اکبر! اس سے ماہِ رمضان کی اہمیت کا اندازہ لگالیجیے۔

جب رمضان آتا تھا تو نبی ﷺ کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دُعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ رمضان کے ختم تک بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر کے لوگوں کو بھی جگانے کا اہتمام فرماتے تھے۔ تہجد میں رکعتیں بہت طویل اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتے تھے، حتیٰ کہ قدم مبارک میں ورم آجاتا تھا۔ اوّل تو سارے ہی رمضان میں عبادت کا بہت زیادہ اہتمام اور کثرت فرماتے تھے لیکن اخیر عشرہ میں کچھ حد ہی نہیں رہتی تھی۔ سحری میں تاخیر فرمانا یعنی سحری اور نماز میں اتنا وقفہ کہ آدمی نماز کیلئے تیاری کرلے، افطاری جلد کرنا اور کھجور یا پانی سے روزہ کھولنا آپ ﷺ کی سنت ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینہ میں ہر رات حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے تھے اور پورے قرآنِ کریم کا دَور کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی عادتِ شریفہ اعتکاف کی ہمیشہ رہی ہے، اس مہینہ میں تمام مہینہ کا اعتکاف فرمایا اور وفات والے سال تو بیس یوم اعتکاف فرمایا، لیکن اکثر عادتِ شریفہ ماہِ مبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کی رہی، اس لیے علماء کے نزدیک سنتِ مؤکدہ یہی ہے۔ حضور

نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، مگر آپ ﷺ کی سخاوت رمضان المبارک میں اپنے انتہاء کو پہنچ جاتی تھی، جو آپ کے پاس آیا اس کو نواز دیا۔ چند ارشاداتِ رسولِ اکرم ﷺ ملاحظہ فرمایئے:

ارشاد فرمایا: یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔........ چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں، پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے ربّ کو راضی کر دو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے، اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔ (مشکوٰۃ شریف: ۱/ ۱۷۴) ان چاروں چیزوں کے حصول کیلئے اسلاف نے ایک وظیفہ بیان فرمایا ہے، وہ یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ

ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزہ میں سحری کھانے سے فرق ہوتا ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک برکت کی چیز ہے جو اللہ نے تم کو عطا فرمائی ہے، اس کو مت چھوڑنا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سحری کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو، اور دوپہر کو سو کر اَخیر شب کے اُٹھنے پر مدد چاہا کرو۔

شرح احیاء میں عوارف سے نقل کیا ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ پندرہ روز میں ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں ایک لقمہ البتہ روزانہ اتباعِ سنت کی وجہ سے محض پانی سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں کہ اصل سحور و افطار میں تقلیل ہے مگر حسبِ ضرورت اس میں تغیر ہو جاتا ہے۔ افراط و تفریط ہر چیز میں مضر ہے، اس لیے نہ اتنا کم

کھاوے کہ عبادت میں ضعف محسوس ہونے لگے اور نہ اتنا زیادہ کھاوے کہ دن بھر کھٹی ڈکاریں آتی رہیں۔

ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن کا اہتمام کرو کہ یہ دُنیا میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔(رواہ ابن حبان)

اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ قرآن شریف والے اللہ کے اہل ہیں اور اس کے خواص ہیں۔(سنن ابن ماجہ، ص:۱۹)

ارشاد فرمایا: اگر تم لیلۃ القدر کو پاؤ تو دُعا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

"اے اللہ! تو بیشک معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرمادے"۔

(سنن ابن ماجہ، ص:۳۷۴)

اس رات کی برکتیں حاصل کرنے کیلیئے حضورِ اقدس ﷺ اس کی تلاش کا خود بھی اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی حکم فرماتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس رات (شبِ قدر) میں دُعا کے ساتھ مشغول ہونا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت دوسری عبادت کے۔ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ صرف دُعا نہیں بلکہ مختلف عبادات میں جمع کرنا افضل ہے مثلاً تلاوت، نماز، دُعا اور مراقبہ وغیرہ، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ سب امور منقول ہیں، یہی قول زیادہ اقرب ہے۔

ارشاد فرمایا: ذلیل ورُسوا ہو جائے وہ شخص جس پر رمضان آیا اور چلا گیا، اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی۔(ترمذی:۳۵۴۵، مسند احمد بن حنبل:۲/۲۵۴) یعنی رمضان کے دن اور رات گزر گئے لیکن اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا جس سے اس کی بخشش ہوتی۔

## صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں گزار دیتے تھے۔......... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دِن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز میں گزار دیتے، صرف رات کے اوّل حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے، رات کی ایک ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔......... حضرت شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو لیٹتے اور تمام رات کروٹیں بدل کر صبح کر دیتے اور کہتے یا اللہ! آگ کے ڈر نے میری نیند اُڑا دی۔......... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام رمضان تو ہر تین رات میں ایک ختم فرماتے مگر عشرۂ اخیرہ میں ہر رات میں ایک قرآن شریف ختم کرتے۔

## اسلاف کرام ومشائخ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ:

اسود بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان میں مغرب عشاء کے درمیان تھوڑی دیر سوتے اور بس۔ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق منقول ہے کہ پچاس برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ تعالیٰ رات بھر نماز پڑھتے اور صبح کو یہ دُعا کرتے کہ یا اللہ! میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ جنت مانگوں صرف اتنی درخواست ہے کہ آگ سے بچا دیجیو۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا اتنا مشہور و معروف ہے کہ اس سے انکار تاریخ کے اعتماد کو ہٹاتا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ قوت کس طرح حاصل ہوئی؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے ناموں کے طفیل ایک مخصوص طریق پر دُعا کی تھی۔ صرف دوپہر کو تھوڑی دیر سوتے اور فرماتے کہ حدیث میں قیلولہ کا ارشاد ہے، گویا دوپہر کے سونے میں بھی اتباعِ سنت کا ارادہ ہوتا۔ قرآن شریف پڑھتے ہوئے اتنا روتے کہ پڑوسیوں کو ترس آنے لگتا تھا۔

ایک مرتبہ ساری رات اس آیت کو پڑھتے اور روتے گزار دی بل الساعۃ موعدھم الخ (سورہ قمر رکوع ۳)۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآنِ کریم دِن میں،

ایک رات میں اور ایک قرآن کریم تراویح میں ختم فرماتے تھے، اس طرح پورے رمضان میں اکسٹھ قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے......... ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں نہ تو دن کو سوتے نہ رات کو۔......... امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں دِن رات کو نمازوں میں ساٹھ قرآن مجید ختم کرتے۔......... علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان کے دن اور رات میں ایک قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سال ایک درخت کی مانند ہے اور رَجب اُس کے پتّے نکلنے کا زمانہ ہے اور شعبان اُس کے پھلنے کا اور رمضان پھل توڑنے کا۔......... حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ نصف شب کے بعد بیدار ہوتے، نمازِ تہجد میں قرأت لمبی فرماتے تھے۔ ماہِ رمضان میں صرف تراویح کی نماز میں تین سے کم مرتبہ قرآن شریف ختم نہ کرتے، نمازِ تراویح کے درمیان کئی بار مراقبہ کرتے، اَدعیہ ماثورہ اور درُود شریف پڑھتے، رمضان شریف کے آخری دس ایام میں آپ معتکف ہوتے۔

یہ سلف کے واقعات ہیں اب بھی کرنے والے موجود ہیں، اس درجہ کا مجاہدہ نہ سہی مگر اپنے زمانہ کے موافق اپنی طاقت و قدرت کے موافق نمونۂ سلف اب بھی موجود ہیں، اور نبی کریم ﷺ کا سچا اقتدا کرنے والے اس دور فساد میں بھی موجود ہیں نہ راحت و آرام انہماک عبادت سے مانع ہوتا ہے نہ دُنیوی مشاغل سدِّراہ ہوتے ہیں۔ اب اکابرینِ دیوبند کے کچھ حالات، واقعات اور ارشادات ملاحظہ فرمائیے:

## سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہ العزیز

حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری تعلیم کے واسطے کہتا ہوں یہ فقیر عالمِ شباب میں اکثر راتوں کو نہیں سویا خصوصاً رمضان شریف میں۔ بعد مغرب دو لڑکے سوا سوا پارہ عشاء تک سناتے، بعد عشاء دو حافظ اور

سناتے تھے، ان کے بعد ایک حافظ نصف شب تک، اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو حافظ۔ غرض کہ تمام رات اسی میں گزر جاتی تھی۔

## قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی قدس سرہ العزیز

حضرت نے ماہِ مبارک میں قرآنِ پاک حفظ کیا تھا، پھر تو بہت کثرت سے پڑھتے تھے، ایک بار ستائیس پارے ایک رکعت میں پڑھے۔ اگر کوئی اقتداء کرتا، رکعت کر کے یعنی سلام پھیر کر اس کو منع فرما دیتے اور تمام شب تنہاء پڑھتے رہتے۔

## فقیہ النفس حضرت مفتی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

ماہِ رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہو جاتی تھی، ریاضت و مجاہدہ کی یہ حالت تھی کہ دیکھنے والوں کو رحم آتا اور ترس کھایا کرتے تھے۔ تلاوتِ کلام اللہ کا شغل خصوصیت کے ساتھ اس درجہ بڑھتا تھا کہ مکان تک آنے جانے میں کوئی بات نہ فرماتے تھے، نمازوں اور نمازوں کے بعد تخمیناً نصف قرآنِ مجید آپ کا یومیہ معمول قرار پایا تھا۔ سکوت و مراقبہ میں بہ نسبت دیگر ایام بہت زیادتی ہوتی لیکن سونا اور استراحت (آرام) نہایت قلیل اور کلام بہت کم کرتے تھے۔ نوافل طویل طویل ادا فرماتے تھے۔ پیرانہ سالی و نقاہت کے ساتھ وجع الورک کی تکلیف شدید کا یہ عالم تھا کہ استنجا گاہ سے حجرہ تک تشریف لانے میں حالانکہ پندرہ سولہ قدم کا فاصلہ ہے مگر راہ میں بیٹھنے کی نوبت آتی تھی، اس حالت پر فرائض تو فرائض نوافل بھی کبھی بیٹھ کر نہیں پڑھتے اور ان میں گھنٹوں کھڑے رہنا۔ بارہا خدام نے عرض کیا کہ آج تراویح بیٹھ کر ادا فرماویں تو مناسب ہے، مگر جب آپ کا جواب تھا یہی تھا ''نہیں جی! یہ کم ہمتی کی

بات ہے"۔ اللہ رے ہمت آخر "افلا اکون عبداً شکوراً" کے قائل کی نیابت کوئی سہل نہ تھی جو اس ہمت کے بغیر حاصل ہو جاتی۔

## حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی قدس سرہ العزیز

رمضان المبارک میں تمام رات عبادت میں گزارتے اور ایک لمحہ کیلئے نہ سوتے تھے اور نہ بستر پر لیٹتے تھے۔ روزِ حشر کے خوف سے ہر وقت آنسو آنکھوں سے جاری رہتے تھے۔

## فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

حضرت کے ہاں رمضان اور غیر رمضان کے معمولات میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا تھا۔ افطار میں کھجور اور زمزم شریف کا بہت اہتمام ہوتا تھا۔ مغرب کے بعد نوافل میں سوا پارہ پڑھنے کا معمول تھا، جو پارہ تراویح میں حضرت سناتے وہی مغرب کے بعد پڑھتے۔ اوّابین کے بعد مکان تشریف لے جا کر کھانا نوش فرماتے تھے، کماً (تعداد کے اعتبار سے) اس وقت کی غذا میں بہت تقلیل ہوتی تھی۔ ہمیشہ تراویح میں خود سنانے کا معمول رہا، حضرت قدس سرہ کے پیچھے تراویح پڑھنے کیلئے دُور دُور سے حفاظ آتے، آپ متوسط جہر کے ساتھ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ ایک ایک حرف سمجھ میں آتا تھا۔ تراویح کے بعد ۱۵۔۲۰ منٹ حضرت قدس سرہ مدرسہ میں آرام فرماتے جس میں چند خدام پاؤں بھی دباتے اور قرآنِ پاک کے سلسلے میں کوئی گفتگو بھی رہتی۔ تہجد میں عموماً دو پارے پڑھنے کا معمول تھا۔ آخری عشرے کا اعتکاف ضرور فرماتے تھے۔ ماہِ مبارک میں تلاوتِ قرآنِ پاک بہت کثرت سے فرماتے تھے۔

## حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائپوری قدس سرہ العزیز

ماہِ رمضان میں مجاہدہ اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ دیکھنے والوں کو ترس آتا تھا۔ حضرت کو تعلیم قرآنِ پاک سے شغف تھا، خود تلاوتِ کلام اللہ سے عشق تھا، آپ حافظِ قرآن تھے، ماہِ مبارک میں تمام رات اور تمام دن آپ کا مشغلہ تلاوت کلام اللہ رہتا تھا۔ رات دن میں چوبیس گھنٹوں میں شاید آپ گھنٹہ بھر سے زیادہ نہ سوتے ہوں اور اسی لیے آپ کو لوگوں سے وحشت ہوتی تھی معمول تلاوت میں حرج ہوتا تھا۔ عصر و مغرب کے درمیان کا وقت عام دربار اور سب کی ملاقات کیلئے مخصوص تھا اور اس کے علاوہ بغیر کسی خاص ضرورت کے آپ کسی سے نہ ملتے اور حجرہ شریف کا دروازہ بند فرما کر خلوت کے مزے لوٹتے اور اپنے مولائے کریم سے راز و نیاز میں مشغول رہا کرتے تھے۔ خوراک آپ کی بہت ہی کم تھی۔ اللہ جل جلالہ کا ذکر جس پیرایہ پر بھی ہو آپ کی اصل غذا تھی اور اسی سے آپ کو وہ قوت پہنچتی تھی جس کے سامنے دواء المسک اور جواہر مہرہ ہیچ تھا۔

## شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن قدس سرہ العزیز

رمضان المبارک میں مولانا کی خاص حالت ہوتی تھی اور دن رات عبادتِ خداوندی کے سوا کوئی کام ہی نہ ہوتا، دن کو لیٹتے اور آرام فرماتے لیکن رات کا اکثر حصہ بلکہ تمام رات قرآن مجید سننے میں گزار دیتے (آپ خود حافظ نہیں تھے)۔ کئی کئی حافظوں کو سنانے پر مقرر رکھتے۔ تراویح سے فارغ ہو کر بہت دیر تک حاضرین کو مضامین علمیہ اور حکایاتِ اکابر سے محفوظ فرماتے اور پھر اگر موقع ملتا تو چند منٹ کیلئے لیٹ جاتے۔ اس کے بعد نوافل شروع ہوتیں، متعدد حفاظ باری باری کئی کئی پارے سناتے قاری بدلتے رہتے تھے مگر مولانا کبھی دو تین بجے تک اور کبھی بالکل سحر کے وقت تک اسی طرح کھڑے سنتے رہتے۔ اس قدر طویل قیام کے بعد جب پاؤں ورم کر جاتے تو خدام و مخلصین کو رنج ہوتا اور حضرت دل میں خوش ہوتے کہ حتی تورمت قدماہ میں سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ کا اتباع نصیب ہوا۔

# حکیم الامت مجدّدالملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز

فرمایا کہ میرے معمولات تو رمضان اور غیر رمضان میں یکساں ہیں تمام اوقات گھرے ہوئے ہیں اس لیے رمضان میں کوئی نیا وقت نہیں ملتا جس سے زیادتی کی توفیق ہو، تمام وقت رمضان اور غیر رمضان میں ان ہی کاموں میں گھرا رہتا ہے۔

رمضان میں روزہ عموماً مدرسہ میں مہمانوں کے ساتھ افطار فرماتے تھے۔ قرآن شریف سے طبعاً حضرت کو ایسی مناسبت تھی کہ گویا از اوّل تا آخر نظر کے سامنے ہے۔ رمضان میں حضرت اکثر خود قرآن شریف سناتے، اور بلامانع قرآن سنانا کبھی نہیں چھوڑتے تھے، جو خوبیاں حضرت کے پڑھنے میں تھیں وہ سننے ہی سے تعلق رکھتی تھیں۔ بمقام کانپور جماعتِ تراویح میں مجمع اس قدر ہوتا تھا کہ جو کوئی مغرب کے بعد پُھرتی (جلدی) کے ساتھ کھانا کھا کر پہنچ گیا تو جگہ ملی ورنہ محروم رہا۔ تراویح نہایت اطمینان کے ساتھ پڑھتے اور بین التراویحات اذکارِ مسنونہ ادا فرماتے تھے۔ آپ کے ایک متعلق لکھتے ہیں کہ ہر ترویحہ میں پچیس مرتبہ درُود شریف پڑھتے تھے جس میں خفیف سا جہر بھی ہوتا۔ میں نے حضرت سے دریافت کیا، تو فرمایا کہ ترویحہ میں کوئی ذکر شرعاً معین تو ہے نہیں، میں درُود شریف پڑھتا ہوں کہ مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے، اور پچیس کی مقدار اس واسطے کہ اس عرصہ میں کسی کو پانی پینے یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ فارغ ہو سکتا ہے۔ کبھی اعتکاف کرتے تھے، پورے عشرۂ اخیرہ یا تین روز اعتکاف میں رہتے تھے اور اعتکاف میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ برابر جاری رہتا۔

حضرت اکثر نصف شب کے بعد تہجد کیلئے اُٹھتے تھے، قرأت کبھی سری اور کبھی جہری فرماتے، اکثر عادت آٹھ رکعت ادا کرنے کی تھی۔ ماہِ مبارک میں تہجد کی نماز میں ایک پارہ روزانہ پڑھتے اور بعض دفعہ

اس سے بھی زیادہ۔ جب حضرت تہجد کی نماز پڑھتے تو محسوس ہوتا تھا کہ ایک نور مثل صبح صادق اُوپر کو اُٹھتا اور سفید رنگ کے شعلے حضرت کے جسم سے بار بار اُوپر کو اُڑتے تھے۔

## شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز

حضرت نے اپنے مخصوص طالبین کی درخواست پر کسی ایک جگہ (سلہٹ، بنگال وغیرہ) قیام کر کے رمضان المبارک گزارنے کا معمول بنا لیا تھا جہاں پر زائرین و معتقدین جمع ہوتے اور آپ کے مہمان ہوتے۔ چونکہ پورے ماہ کے قیام کی وجہ سے اقامت کی نیت ہوتی تھی اس لیے جملہ نمازوں میں حضرت خود ہی امامت فرماتے تھے۔ نمازِ ظہر کے بعد جن حضرات نے بوتلیں پانی کی دَم کرانے کیلئے رکھی ہوتی تھیں اُن پر دَم فرماتے اور صاحبِ درخواست کو بلا کر اس کی درخواست پوری فرماتے، تعویذ وغیرہ لکھتے اور جو حضرات بیعت ہونا چاہتے اُن کو بیعت فرمانے کے بعد کچھ ارشاد و نصیحت فرما کر دولت خانہ پر تشریف لے جاتے۔ کبھی ذرا لیٹ گئے ورنہ تلاوت میں مشغول ہو گئے، باقی رہ جانے والا ڈاک کا کام پورا کرتے اور اسی دوران میں خصوصی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ نمازِ عصر کے بعد دَور فرماتے اور مغرب سے کچھ دیر پہلے مراقب رہتے اور رفقاء اپنے ذکر و شغل میں مشغول رہتے۔

حضرت کا افطار بہت ہی مختصر ہوتا اس وقت میں سارے دستر خوان پر چہل پہل اور فرحت و سرور کا دور ہوتا مگر حضرت نور اللہ مرقدہ نہایت استغراق میں ساکت رہتے، اس استغراقی کیفیت کی وجہ سے بعض مرتبہ اذان کی بھی اطلاع کرنی پڑتی تھی۔ حضرت مغرب کی نماز نہایت مختصر پڑھتے اور اس کے بعد دو رکعت نفل نہایت طویل تقریباً نصف گھنٹے تک پڑھتے، اس کے بعد حضرت طویل دُعا مانگتے جس میں سارے اہلِ مجلس چاہے مشغول ہوں یا فارغ شرکت کرتے۔

حضرت کا مخصوص لہجہ اور ان کی نماز کا خشوع نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب اور حجاز میں بھی ممتاز و مسلّم تھا۔ تراویح کی امامت خود فرماتے، تراویح کی شرکت کیلئے دُور دراز سے روزانہ سینکڑوں آدمی آتے اذان کے بعد ہی مسجد پُر ہو جاتی تھی بعد میں آنے والوں کو جگہ بھی نہیں ملتی تھی، اور تراویح و تہجد کی شرکت فرما کر صبح کو سب اپنے گھر روانہ ہو جاتے۔ حضرت پر تراویح میں قرآنِ پاک پڑھتے ہوئے بعض وقت ایک جوش پیدا ہوتا کہ اس وقت کی لذت تو سننے والے ہی کو معلوم ہے۔ تراویح کے بعد بہت طویل دُعا ہوتی جس میں حاضرین پر گریہ و بکاء کا ایسا زور ہوتا کہ بسا اوقات ساری مسجد گونج جاتی۔ اور پھر چائے نوش کرنے کے بعد حضرت کا اصلاحی وعظ ہوتا جس میں لوگ اپنی اپنی مساجد سے تراویح پڑھنے کے بعد شرکت کیلئے مسجد میں آجاتے، مجمع بہت زیادہ ہوتا تھا۔ رات بہت کم سوتے اور پھر تہجد کیلئے بیدار ہو جاتے، مسجد میں تہجد کیلئے تشریف لے جاتے۔ نفلوں کے بعد سحری کا وقت کم ہونے کی وجہ سے جلدی جلدی سحری کی جاتی تھی۔ اخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔

## حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوری قدس سرہ العزیز

رمضان المبارک میں خاص بہار ہوتی، لوگ بہت پہلے سے اس کے منتظر رہتے اور تیاریاں کرتے، ملازمین چھٹیاں لے کر آتے، مدارسِ دینیہ کے اساتذہ اور علماء و حفاظ کی خاصی تعداد جمع ہو جاتی۔ اہلِ رائپور اور اطراف کے اہل تعلق مہمانوں اور مقیمین خانقاہ کے افطار طعام اور سحر کا انتظام کرتے۔ حضرت افطار علالت سے پیشتر مجمع کے ساتھ کرتے جس میں کھجور اور زمزم کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔ مغرب کے متصل کھانا علالت سے پہلے مجمع کے ساتھ، اس کے بعد چائے، اور عشاء کی اذان تک یہی وقت چوبیس گھنٹے میں مجلس کا تھا۔ مسجد و خانقاہ میں تراویح ہوتی۔ تراویح کے بعد حضرت کے تشریف رکھنے اور مجلس کا معمول تھا۔ متعدد حضرات رات بھر بیدار اور مشغول رہتے۔

# شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ العزیز

رمضان المبارک میں شیخ کا نظام الاوقات بہت بدل جاتا، ملاقات تو ملاقات بات کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی تھی۔ روزانہ ایک قرآن شریف ختم کرنے اور احتیاطاً کچھ زیادہ پڑھنے کا معمول تھا (تاکہ اگر ۲۹ کا چاند ہو جائے تو ۳۰ قرآن مجید ختم کرنے کے معمول میں فرق نہ آئے)۔ پورا ماہ اعتکاف فرماتے، شیخ کے ساتھ اعتکاف کرنے کیلئے دُور دراز سے مہمان بہت زیادہ تعداد میں آتے تھے۔ معتکفین و مقیمین کو شیخ بار بار فرماتے: جتنا جی چاہے ساتھی سوئیں اور کھائیں، لیکن باتیں نہ کریں کہ سب سے زیادہ مضر یہی ہے۔

نوافل میں مشغول رہتے اور اخیر وقت میں سحری کھاتے، بعد نمازِ فجر آرام فرماتے۔ بیدار ہونے کے بعد ضروریات سے فارغ ہو کر نوافل و تلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول ہو جاتے۔ ظہر سے عصر تک آپ تلاوت فرماتے رہتے اور مہمان ذکر میں مشغول رہتے اکثر ذکر جہری میں، بعض ذکر سرّی یا مراقبہ میں اور کچھ تلاوت میں۔ عصر کے بعد سلوک کی کتابیں سنائی جاتیں، افطاری سے پندرہ منٹ پہلے کتاب سنانی موقوف کر دیتے اور پردے میں مراقب ہو جاتے۔ مدنی کھجور اور زمزم سے افطاری فرماتے، کچھ کھانے کا معمول نہیں تھا پھر مراقب ہو جاتے۔ نمازِ مغرب کے بعد دیر تک نوافل میں مشغول رہتے، پھر دو انڈے کی زردی اور ایک چائے کی پیالی نوش فرماتے، اس کے بعد عام مجلس شروع ہو جاتی نئے آنے والوں سے مصافحہ فرماتے اور قیام کے متعلق سوال فرماتے، پھر بزرگوں کے واقعات بیان فرماتے اور اس درمیان بیعت بھی فرماتے۔ اذان ہوتے ہی نماز کی تیاری کو فرماتے اور خود ضروریات سے فارغ ہو کر نوافل شروع فرماتے۔ تراویح سے فراغت پر سورہ یٰسین کا ختم ہوتا اور دیر تک دُعا فرماتے رہتے، پھر کتاب سنانے کا سلسلہ جاری رہتا، کتاب وغیرہ سے فراغت کے بعد فرماتے: حضرات! جاؤ وقت کی قدر کرو، چنانچہ اکثر تلاوت یا

نماز میں لگ جاتے اور حضرت بھی مشغول ہو جاتے، کچھ دیر کے بعد کچھ دیر کیلئے آرام فرماتے، مگر تنام عینی و لانیام قلبی کی طرح کیفیت رہتی۔

## مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ العزیز

فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا استقبال اور اس کی تیاری یہ ہے کہ انسان پہلے سے یہ سوچے کہ میں اپنے روزمرہ کے کاموں میں سے مثلاً تجارت،، ملازمت، زراعت وغیرہ کے کاموں میں سے کن کن کاموں کو مؤخر کر سکتا ہوں، ان کو مؤخر کر دے، اور پھر ان کاموں سے جو وقت فارغ ہو اس کو عبادت میں صرف کرے۔

## عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ العزیز

حضرت والا نظام الاوقات کی پابندی میں حضرت حکیم الامت کا بالکل نمونہ تھے۔ رمضان المبارک میں مجلس کا سلسلہ منقطع رہتا۔ روزانہ عصر کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد مسجد میں مغرب تک تشریف رکھتے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے یا اور کوئی وظیفہ پڑھتے۔ افطار سے قبل دُعا مانگتے جس میں وہاں موجود حضرات بھی شریک ہوتے۔ افطار مسجد میں احباب کے ساتھ کرتے، پھر نمازِ مغرب سے فارغ ہو کر مکان تشریف لاتے، کھانا تناول فرما کر تراویح سے قبل کچھ دیر آرام فرماتے۔

ارشاد فرمایا: لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ لغو باتیں کرنے سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے۔ لغو باتیں کیا ہیں؟ جیسے فضول قصے، کسی کا بے فائدہ ذکر، سیاسی امور پر بحث، یا خاندان کی باتیں اگر شروع ہو جائیں تو اس میں غیبت ہونے کا امکان ضروری ہوتا ہے پھر اخبار بینی یا کوئی اور بے کار مشغلہ، ان سب سے

بچتے رہو صرف تیس دن گنتی کے ہیں، اگر کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو کلام پاک پڑھو، سیرۃ النبی ﷺ پڑھو اور دینی کتب کا مطالعہ کرو۔

## محی السنہ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق ہردوئی قدس سرہ العزیز

ارشاد فرمایا: جیسے کسی کا مکان ہو اور اسے وہاں جانا ہو اور عموماً مکان کی طرف جانے کیلئے کئی راستے ہوتے ہیں، بعض تو جلدی پہنچنے کے ہوتے ہیں یعنی ان سے فاصلہ مختصر ہوتا ہے بعض دیر میں پہنچنے کے ہوتے ہیں کہ فاصلہ اس سے طویل ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ کا ولی بننا یہ ہر مؤمن کی خواہش ہوتی ہے تو ایک تو ولی بننے کا راستہ ہے طویل وہ یہ کہ احکام کی پابندی یعنی مامورات پر عمل کرنا اور ہر گناہ سے بچتے رہنا اور ایک دوسرا راستہ جو کہ نہایت مختصر ہے وہ حج اور رمضان شریف ہے، حج تو ہر ایک کو میسر نہیں ہوتا، مگر رمضان شریف یہ ہر ایک کو میسر بھی ہے اور آسان بھی ہے مگر اس کے روزے قاعدے سے رکھے۔

ارشاد فرمایا: جب بھی فرصت کا وقت ملے ذکر اللہ کا اہتمام کرے......... گناہوں سے بچنا یہ ہمیشہ مطلوب ہے مگر خصوصیت کے ساتھ رمضان شریف میں اس سے بچنے کا اہتمام کرے......... کم بولنا یہ بھی ہمیشہ مطلوب ہے، مگر خصوصیت کے ساتھ رمضان شریف میں اس کے اہتمام کی ضرورت ہے، کیونکہ زیادہ بولنے سے طاعت کا نور نکل جاتا ہے، ان شاء اللہ ایک مہینہ اس پر پابندی کرے تو ولی بن جائے گا۔



## حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر قدس سرہ العزیز

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّد زمانہ سیّدی ومرشدی حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر قدس سرہ العزیز کا رمضان میں کوئی خاص معمول نہیں ہوتا تھا، رمضان اور غیر رمضان میں معمولات یکساں رہتے۔

سیّدی و مُرشدی حضرت والا قدس سرہ اپنے دادا مُرشد حضرت حکیم الامت مجدد الملت قدس سرہ کا بالکل نمونہ تھے۔ خانقاہ میں دُنیا بھر سے متعلقین و متوسلین حضرت والا کی صحبت میں رمضان گزارنے آتے تھے، ان دنوں خانقاہ کا موحول بھی قابلِ دید ہوتا۔

ارشاد فرمایا: رمضان کے مہینہ سے گھبرانا نہیں چاہیے کہ سارا دن بھوکا رہنا پڑے گا بلکہ خوش ہونا چاہیے کہ روزہ فرض کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دوست بنانے کا انتظام فرمایا۔

ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے کسی اللہ والے کے پاس رمضان گزارلو تو ڈبل انجن لگ جائے گا۔

جب ریل کوئٹہ (شہر) جاتی ہے تو چڑھائی بہت ہے اس لیے ایک انجن آگے لگتا ہے اور ایک انجن پیچھے لگتا ہے۔ ایک پیچھے سے دھکا دیتا ہے اور ایک آگے سے کھینچتا ہے۔......... اللہ والوں کی صحبت نعمت مکانی ہے اور رمضان شریف نعمتِ زمانی ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ رہائش ہو اور رمضان کا مہینہ ہو تو جب زمان اور مکان کے دو دو انجن لگ جائیں گے تو اللہ کے قرب کا راستہ جلد طے ہو گا۔ اسی لیے اکثر بزرگوں نے مریدوں کو رمضان المبارک میں اپنے ہاں اکٹھا کیا۔

ارشاد فرمایا: دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزہ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہی بد نظری ہے۔......... دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے غیبت ہے۔

ارشاد فرمایا: ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ! ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گزار رہے ہیں آپ اس مہینہ کا تقویٰ قبول کر کے گیارہ مہینہ کیلئے بھی ہمیں متقی بنا دیجئے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ جس کا رمضان جتنا بہتر گزرے گا، جتنا زیادہ تقویٰ سے گزرے گا تو اُس کے گیارہ مہینے بھی پھر ویسے ہی گزریں گے اور جو رمضان میں بھی گناہ کرے گا اُس ظالم کے گیارہ مہینے بھی تباہ ہو جائیں گے۔

## خلاصہ کلام:

ماہِ مبارک کو کلامِ الٰہی کے ساتھ بہت ہی خاص مناسبت ہے، اسی وجہ سے تلاوت کی کثرت اس مہینہ میں منقول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اللہ جل شانہٗ کی طرف رُجوع اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حق سبحانہ سے نکلی ہے یعنی کلامِ پاک۔ (ترمذی:۲/ ۵۸۴)

بزرگوں کی کثرتِ عبادت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو شخص قربِ الٰہی میں جس قدر ترقی کرتا جاتا ہے عبادت میں انہماک زیادہ ہوتا رہتا ہے۔

اُلفت میں برابر ہے وفا ہو کہ جفا ہو
ہر چیز میں لذّت ہے اگر دِل میں مزا ہو



نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ جلالہ کا ارشاد ہے:

"اے ابن آدم! تو میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند کر دوں گا، ورنہ تیرے سینہ کو مشاغل سے بھر دوں گا اور فقر زائل نہیں ہو گا، روز مرہ کے مشاہدات اس سچے ارشاد کے شاہد عدل ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمائے اور اہل اللہ کے نقش قدم پر چلنے والا بنائے، آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

....☆....

# روزے طبی نقطہ نظر سے

احمد قاسمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

"اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو o"

اسلام کے ہر ہر امر ونواہی میں ہزارہا ہزار حکمتیں پوشیدہ ہیں رحیم وکریم پروردگار نے عبادات (صوم وصلوۃ) میں کیسی کیسی خوبیاں رکھی ہیں کہنے والے نے سچ کہا:

ایک دن وہ بھی آئے گا جب ہر انسان بلا تفریق مذہب وملت روزہ رکھے گا"۔

ڈاکٹر لوتھر جیم ماہر فارماکالوجی کا کہنا ہے "کہ روزہ جسم اور خاص طور سے معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے"۔

سگمنڈ بڑائیڈ ماہر نفسیات کا کہنا ہے" کہ روزہ سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا کلی خاتمہ ہوتا ہے جسم انسانی میں مختلف ادوار آتے ہیں لیکن روزہ دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباؤ قبول کرنے ک صلاحی پالیتا ہے روزہ جسمانی کھیچاؤ اور ذہنی ڈپریشن سے سامنا نہیں ہوتا"۔

چنانچہ یورپین ماہرین و محققین اس اس نتیجہ پر پہنچ کر یہ بات تسلیم کر چکے ہیں کہ " روزہ جہاں جسمانی زندگی کو نئی روح اور توانائی بخشتا ہے وہاں اس سے بے شمار معاشی پریشانیاں بھی دور ہو جاتی ہے"۔

اب ہم ذرا تفصیل سے جائزہ لیں گے کہ روزہ طبی طور پر انسانی زندگی پر کیا اثر ڈالتا ہے حکیم محمد طارق محمود فرماتے ہیں!" نظام ہضم جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

اہم اعضاء جیسے کہ منہ اور جبڑے میں لعابی غدود، زبان، گلا، غذائی نالی (یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی) معدہ، بارہ انگشی آنت، جگر اور لبلبہ اور آنتوں کے مختلف نظام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کا اہم حصہ یہ ہے کہ سب سے پیچیدہ اعضاء ایک خود بخود ایک کیمپوٹری نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یہ نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ خوراک کا سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے روازہ ایک طرح سے اس سارے نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے۔ مگر در حقیقت اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کے کھانے ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح تھکان کا شکار ہو جاتا ہے جیسے ایک چوکیدار ساری عمر کے لئے پہرے پر کھڑا ہو۔ اس کی وجہ سے صفرا کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کے لئے ہوتا ہے مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتی ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اظر انداز ہوتی ہے۔

دوسری طرف روزہ کے ذریعہ جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے یہ روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے۔ کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی، اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورا کا پورا نظام ہضم اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فورا مضروف عمل ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے یہ دعوی کیا جاسکتا ہے کہ اس کے آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک ماہ تو ہونا ہی چاہیئے۔

اس کے علاوہ روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو نہایت فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔ پھیپھڑے براہِ راست خون صاف کرتے ہیں اس لئے ان پر بلاواسطہ روزے کے اثرات پڑتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں میں خون منجمد ہو جائے تو روزے کی وجہ سے بہت جلد یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ نالیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ کی حالت میں پھیپھڑے فضلات کو بڑی تیزی کے ساتھ خارج کرتے ہیں اس سے خون اچھی طرح صاف ہونے لگتا ہے اور خون کی صفائی سے تمام نظامِ جسمانی میں صحت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اپی تحلیل جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی روزے کے ذریعے بڑی حد تک سکون مل جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کی صحت مندی میں اضافہ ہو جاتا ہے غرض انسانی تحت الشعور جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف شفات تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور اور الجھن دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ حاصل یہ کہ روزہ انسانی جسم کے اندرونی نظام کے توازن برقرار رکھنے اور قوت پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے اس پر ہم جتنا ہم اپنے رب کا شکریہ ادا کریں کم ہے۔

# خواتین سے متعلق روزوں کے مسائل

محمد داود الرحمن علی

مسئلہ: طلوع فجر کے فوراً بعد اگر کوئی عورت پاک ہو جاتی ہے (حیض سے) تو کیا وہ روزہ رکھے گی یا رمضان کے بعد قضا کرے گی؟

طلوع فجر کے بعد حیض بند ہونے اور پاک ہونے کی صورت میں قضا ہو گی البتہ بعض علماء جن میں امام احمد بن حنبل شامل ہیں نے کہا ہے کہ عورت کچھ کھائے پیئے نہیں بلکہ روزہ دار کی طرح بھوکی پیاسی رہے مگر اس روزے کا شمار نہیں ہو گا۔یعنی قضا رکھنی پڑے گی۔

مسئلہ: روزے کے شروع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے لیکن غسل بعد نماز فجر ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے؟

جب کوئی عورت طلوع فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ روزہ درست شمار ہو گا۔ اگرچہ غسل وغیرہ بعد میں کیا جائے۔ اسی طرح مرد کو اگر احتلام آجائے یا وہ جنبی ہو اور فجر کے بعد غسل کرتا ہے تو روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر نفاس (ولادت) والی عورت 40 دن سے پہلے ہی پاک ہو جائے تو کیا وہ نماز، روزہ پر عمل کرے گی؟

جی ہاں، چالیس دن سے پہلے پہل جس وقت بھی طہارت حاصل ہو فوراً اس پر نماز، روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: کسی عورت کے ایام میں کمی وبیشی ہوتی رہے تو وہ کیا کرے۔یعنی کبھی حیض پانچ دن آئے، کبھی چھ دن یا کبھی آٹھ دن تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جب کسی عورت کے ساتھ یہ مسئلہ ہو تو وہ جب تک پاک نہ ہو جائے اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔ جب تک خون باقی رہے گا اس وقت تک نہ نماز ہو گی نہ روزہ۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو دن کے وقت حالت روزہ میں دو چار قطرہ خون آجائے تو وہ کیا کرے۔ واضح رہے کہ اس کو پورا مہینہ اس طرح قطرے آتے رہتے ہوں، کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟

یہ روزہ بالکل صحیح ہے اور جو قطرے خون کے آتے ہیں تو یہ حیض نہیں ہیں بلکہ یہ رگوں میں سے آنے والا خون ہے۔

مسئلہ: کوئی عورت محسوس کرے کہ اس کو خون آرہا ہے لیکن واقعۃً مغرب سے پہلے خون نہ آئے یا پھر حیض کا درد ہونے لگے لیکن خون نہ آئے تو کیا اس عورت کا روزہ درست ہو گا؟

اس صورت میں روزہ بالکل درست ہو گا۔ کیونکہ ایک پاک عورت کو خون حیض جاری نہیں ہوا ہے بلکہ صرف درد یا احساس ہوا ہے جس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ روزہ چاہے نفلی ہو یا فرض، دونوں درست ہیں۔

مسئلہ: جب کوئی عورت خون دیکھے لیکن اس کو یقینی طورر معلوم نہ ہو کہ یہ خون حیض کا ہے یا کوئی اور ہے۔ تو پھر کیا وہ روزہ مکمل کرے یا نہیں؟

اس عورت کو روزہ مکمل کرنا چاہیئے۔ اس کا روزہ بھی درست ہو گا کیونکہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہوا کہ خون حیض کا ہے یا نہیں۔

مسئلہ: ایک حاملہ عورت کو رمضان کے دنوں میں خون آنے لگے تو اس کا روزہ رکھنا درست ہو گا؟

اگر کسی حاملہ عورت کو حیض کا خون آنے لگے تو پھر اس کے لئے روزہ رکھنا منع ہو گا۔ بعض طبی مشاہدوں کے مطابق بسا اوقات حاملہ عورت کو بھی کچھ نہ کچھ حیض کا خون آسکتا ہے اور اگر وہ خون حیض والا نہ ہو تو پھر وہ عورت روزہ رکھے گی۔

مسئلہ: جب کسی عورت کو اپنے زمانہ حیض کے دوران ایسے دن بھی آئے کہ اس دن کسی بھی وقت اسے حیض نہ آیا ہو۔ اور پھر گلے دن دوبارہ شروع ہو جائے تو اس دن کے متعلق کیا حکم ہے؟

زمانہ حیض کے دمیانی ایام میں اگر کسی دن خون نہ آئے تو بھی اس دن کو ایام حیض میں شمار کیا جائے گا اور اگر پندرہ دن سے زائد عرصے تک یہی صورت حال رہے تو پھر یہ حیض نہیں، استحاضہ کہلائے گا جس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہوتا۔

مسئلہ: حیض کے آخری دنوں میں کچھ عورتیں خون کے نشانات نہیں دیکھتیں۔ کیا اس دن روزہ رکھیں گی۔ یعنی حیض کے آخری دن آنے والا سفید پانی بھی نہیں آتا تو وہ عورت کیا کرے؟

اگر کسی عورت کی یہ ہمیشہ کی عادت ہے کہ اسے آخری دنوں میں سفید پانی نہیں آتا تو وہ روزہ رکھے گی اور اگر سفید پانی آتا ہو تو اس کو بھی حیض میں شمار کیا جائے گا۔

مسئلہ: کیا حائضہ یا نفاس والی عورت قرآن کو دیکھ کر یا زبانی پڑھ سکتی ہے۔ اگر وہ طالبہ یا معلمہ ہو تو کیا کرے؟

کسی حائضہ یا نفاس والی عورت کا قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کوئی ضرورت ہو یعنی معلمہ یا طالبہ کو قرآن پڑھنا لازمی ہو تو وہ پڑھ سکتی ہے لیکن ہاتھ نہ لگائے لیکن اگر صرف ثواب کی نیت سے پڑھنا ہو تو وہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: ایک عورت نے رمضان کے کچھ روزے بوجہ ولادت نہیں رکھی۔ ابھی ان روزں کی قضا نہیں کی تھی کہ دوسرا رمضان آگیا، اس وقت وہ دودھ پلا رہی تھی۔ اس طرح تیسرا رمضان بھی آگیا۔ اب بتائیں وہ روزوں کی قضاء کب کرے گی؟

اگر چھوٹے ہوئے روزوں کی ادائیگی کی استطاعت محسوس کرے گی تو اسی وقت وہ اس کی ادائیگی کردے گی اور اگر استطاعت نہیں ہو تو جب عذر ختم ہو ان روزوں کی قضا کرے گی البتہ جب تک ان روزوں کی قضا نہیں رکھی جائے گی اس وقت تک تمام روزے ذمہ میں باقی رہیں گے۔

مسئلہ: رمضان کی راتوں میں عورت اپنے گھر میں تراویح پڑھے یا مسجد و مدرسے میں جاکر۔ ان دونوں کاموں میں سے بہتر و افضل عمل کون سا ہے؟

عورتوں کے لئے افضل عمل اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ہے۔ اگر کسی مقام پر وعظ و نصیحت کا پروگرام ہو رہا ہو تو پھر مسجد و مدرسہ میں بھی کی جاسکتی ہیں۔ (بشکریہ چوتھی دنیا)

# مسائل رمضان

محمد داؤد الرحمن علی

مسئلہ: روزے کی حالت میں عورت کا بچے کو دودھ پلانا جائز ہے، اس سے روزے میں کوئی فرق تو نہیں پڑیگا۔

مسئلہ: خون کی جانچ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (نہیں جاتا) بلکہ برقرار رہتا ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں سفید بالوں میں خضاب کر سکتے ہیں، البتہ سیاہ خضاب کا استعمال ہر حال میں ممنوع ہے اگرچہ روزہ اس سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: جس لڑکے پر علامت بلوغ ظاہر نہیں ہوئی ہے یعنی اس کو انزال نہیں ہوتا تو ایسا لڑکا تراویح میں امامت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: بوقت ضرورت روزہ کی حالت میں خون کا عطیہ دے سکتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر خون دینے سے پہلے روزہ قصداً توڑ دیا تو اس کے کفارہ میں اسے 60 روزے لگاتار رکھنا واجب ہو جائیں گے۔ اور ایک روزہ کی قضا بھی کرنی ہوگی۔

مسئلہ :روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ :روزہ کی حالت میں خود کا تھوک نگلنا بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ: نامحرم پر شہوت کی نظر ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: حافظ صاحب کو قرآن سنانے کے معاوضہ میں کچھ دینا کسی طرح جائز نہیں، خواہ بنام ہدیہ دیا جائے یا انعام کے طور پر، اجرت پر قرآن پڑھنے اور سننے والے دونوں ثواب سے محروم رہتے ہیں، ہدیہ کے جواز کی شکل صرف یہ ہو سکتی ہے کہ ختم قرآن کے موقع پر تو کچھ لین دین بالکل نہ ہو، حافظ صاحب بھی اللہ کے واسطے قرآن سنا کر مکمل کرادیں، دل میں کچھ لینے یا ملنے کی رغبت و خواہش نہ ہو، اور کسی اور موقع پر کوئی صاحب خیر، اپنی طرف سے حافظ صاحب کو کچھ ہدیہ دیدے یا امداد کر دے تو گنجائش ہے، لیکن واضح رہے کہ دوسرے موقع پر بھی قرآن سنانے کے بدلے میں نہ دیا جائے۔

مسئلہ: اگر انزال یا جماع کا اندیشہ نہ ہو تو روزہ کی حالت میں بیوی کو چھونا یا بوسہ لینا شرعاً منع نہیں ہے بلکہ گنجائش ہے۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں سر پر تیل لگانا جائز ہے۔

مسئلہ: احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں اکر کوئی شخص مشت زنی کرے اور انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اس پر صرف اس روزہ کی قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ: روزے میں بیوی کے پستان کو محض چھونے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا لیکن اگر انزال کا خوف ہو یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مس کرنا مکروہ ہے، بیوی کا جسم چاٹنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: حاملہ دودھ پلانے والی عورت کے لیے حکم: جو عورت حمل سے ہے یا بچے کو دودھ پلا رہی ہے، اگر وہ یہ سمجھتی ہے کہ روزہ رکھنے کی صورت میں عورت یا بچے کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو شدید خطرہ یا طبی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں اس کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ وہ ان دنوں میں روزے نہ رکھے اور بعد میں اس کی قضا کرے۔

مسئلہ ایک روزہ کا فدیہ: روزہ کا فدیہ: ایک روزہ کا فدیہ ایک صدقۃ الفطر کے برابر ہوتا ہے۔ البتہ کرنسی نوٹ کی صورت میں ہر سال قیمت کے کم و بیش ہو جانے کی وجہ سے اس میں کمی زیادتی آتی رہتی ہے۔ اس لیے کسی مستند عالمِ دین سے معلوم کر کے فدیہ ادا کیا جائے۔

## جن صورتوں میں روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ: (۱) ہر قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا

(۲) کسی عُذر سے رگ کے ذریعے گلوکوز چڑھوانا

(۳) ضرورت کے وقت خون چڑھوانا

(۴) طاقت کا انجکشن لگوانا

(۵) ایسی آکسیجن لینا جس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں

(۶) کلی کرنے کے بعد منہ کی تری نگلنا

(۷) اپنا لعاب دہن جو منہ میں ہو نگل لینا، البتہ اسے منہ میں جمع کر کے نگلنا نہیں چاہیے

(۸) ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا

(۹) نکسیر پھوٹنا

(۱۰) چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا

(۱۱) مرگی کا دورہ پڑ جانا

(۱۲) حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد و غبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا

(۱۳) بھول کر کھانا پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت یعنی جماع کرنا

(۱۴) اگر جماع کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی سے بوس و کنار کرنا

(۵۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا

(۶۱) کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا

(۷۱)خود بخود قے آجانا

(۸۱) آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا

(۹۱) مسواک کرنا(سر یا بدن پر تیل لگانا)

(۱۲) عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا

(۲۲) رومال بھگو کر سر پر ڈالنا یا کثرت سے نہانا

(۳۲) بچے کو دودھ پلانا

(۴۲) پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا

(۵۲)دانتوں سے نکلنے والا خون نگل لینا بشرطیکہ وہ لعابِ دہن سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو۔

مسئلہ: سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کا استعمال: سگریٹ، حقہ یا بیڑی وغیرہ کا استعمال اگر بحالتِ روزہ کیا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر بھی قضاء و کفارہ واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ:روزہ مکروہ کرنے والی چیزیں: مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ کے صحیح ثمرات، اس کی رحمتیں، اس کی برکتیں، نیز اس کا اجر کامل طور پر حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر کمی واقع ہو جاتی ہے۔)

(ماخوذ از فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

# رمضان المبارک

عبد الغفار دانش سیئی دہلی:: مراسلہ: احمد قاسمی

ماہ رمضان یہ ماہ قرآن ہے
ماہ ایمان ہے، ماہ ذیشان ہے
رحمتوں کا مہینہ ہے سب کے لئے
عاصیوں کے لئے ماہِ غفران ہے!
نیکیوں کی بہاریں ہیں چاروں طرف
قید میں پابہ زنجیر شیطان ہے
روزہ داروں پہ جنت کے در ہیں کھلے
روزہ داروں پہ رب کا یہ فیضان ہے
کیا ہے افطار وسحری بھی اس کے سوا
بندگی کا یہ آقا سے پیمان ہے
روزہ رکھنے کی جن کو سعادت ملی
میرے مالک کا ان پر یہ احسان ہے
شدت تشنگی، العطش العطش
آب کوثر ملے گا یہ ایقان ہے
مصطفیٰ کے سبب ہے یہ نعمت ملی

ایسے محسن پہ سب کچھ ہی قربان ہے
قدر کرتے ہیں اس کی تو دانش سبھی
عظمتوں کا جنھیں اس کی عرفان ہے

# سحور وافطار

احمد عدیل غزالی

روحانی ترقی کے خواہش مندوں میں اکثر غلو اور دقت پسندی کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے یعنی وہ دینی کاموں کاموں میں ہر موقع پر زیادہ تکلیف اور مشقت ہی کا راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، اور پھر ان کو دیکھ دیکھ کر دوسروں کی نظروں میں بھی دینداری اور خدارسی کا معیار ان کا یہی طرز عمل قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح ایک ایسی چیز کو جو شرعاً مقصود و مطلوب نہیں ہوتی مقصود شرعی سمجھا جانے لگتا ہے اور اسی کا نام تحریف ہے، دوسرا ضرر اس کا یہ ہوتا ہے کہ جمہور عوام اپنے ان " اکابر مذہب " اور پیشوانِ دین کو دیکھ دیکھ کر دینداری صرف ان کے اس غالبانہ طرز عمل میں منحصر سمجھنے لگتے ہیں اور اپنے میں جب اس مشکل طریقہ پر چلنے کی ہمت نہیں پاتے تو ناچار دینی سعادتوں سے اپنی محرومی پر قناعت کر کے اپنے لئے خالص دنیادارانہ زندگی کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ گزشتہ ملتوں کی تاریخ اس قسم کے مفاسد سے بھری پڑی ہے۔

روزہ میں بالخصوص، اس قسم کے غلو اور دقت پسندی کا شاید دوسرے تمام دینی اعمال واشغال سے زیادہ خطرہ تھا، اس لئے اس بارہ میں متعدد ایسے احکام دیئے گئے جن سے اس خطرہ کا سدباب ہو سکے۔

(الف) سوم وصال سے (یعنی اس طرح مسلسل روزے رکھنے سے کہ درمیان میں رات کو مطلقاً کچھ نہ کھایا جائے) امت کو منع فرمایا گیا۔

(ب) روزہ کے وقت کو طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب کے وقت تک محدود کر کے صبح صادق سے کچھ پہلے ( سحر میں ) اور غروب آفتاب کے وقت ( افطار میں ) کچھ کھانے پینے کی صرف اجازت نہیں بلکہ ترغیب دی گئی۔

(ج) سحری میں دیر سے کھانے اور افطار میں عجلت کرنے پر زور دیا گیا اور اس میں زیادہ ثواب رکھا گیاہے یہ سب " یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر " اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، تم کو مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا) کی تفسیر ہے۔

اس بارے میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات یہ ہیں۔

(۱) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے "( بخاری و مسلم وغیرہ)

(۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " سحری کھایا کرو تاکہ دن میں روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو اور قیلولہ کیا کرو "( یعنی دوپہر کو کچھ سو لیا کرو) تاکہ رات کو اُٹھنے میں اس سے مدد ملے۔( ابن ماجہ، ابن خزیمہ، بیہقی)

(۳) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھانا سراسر برکت ہے، اس کو نہ چھوڑا جائے چاہے پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں( احمد)

(۴) حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں( بخاری، مسلم، ترمذی)

(۵) حضرت یعلیٰ بن مرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں(۱) افطار میں دیر نہ کرنا(۲) سحری میں تاخیر کرنا(۳) نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یعنی دست بستہ کھڑا ہونا۔

ان تینوں باتوں میں چونکہ عبدیت اور اپنی محتاجی و نیاز مندی کا خاص طور سے اظہار ہے، غالباً اس لئے یہ تینوں باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، نماز میں دست بستہ کھڑا ہونے میں تو عبدیت کی شان ظاہر ہے اور

سحری تاخیر سے کھانا اور افطار میں عجلت کرنا بھی مالک کی نعمت اور اس کے رزق کے لئے اپنی طمع اور محتاجی ظاہر کرنے والی ایک ادا ہے اور یہ بھی عبدیت کی خاص شان ہے۔

گر طمع خواہد زمن سلطان دیں

خاک بر فرق قناعت بعد ازیں

اور اس کے برعکس سحری میں دیر کا اور افطار میں عجلت کا اہتمام نہ کرنا ایک طرح سے اپنی قوت اور برداشت کی نمائش اور اللہ کے رزق سے استغناء کی ایک صورت ہے یا کم از کم اس میں اس کا شائبہ ہے نیز اس میں غلو اور دقت پسندی کا بھی خطرہ ہے اس سے امت کی حفاظت کا بہت اہتمام کیا گیا ہے۔

واللہ اعلم باسرار دینہ

(برکات رمضان: حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ)